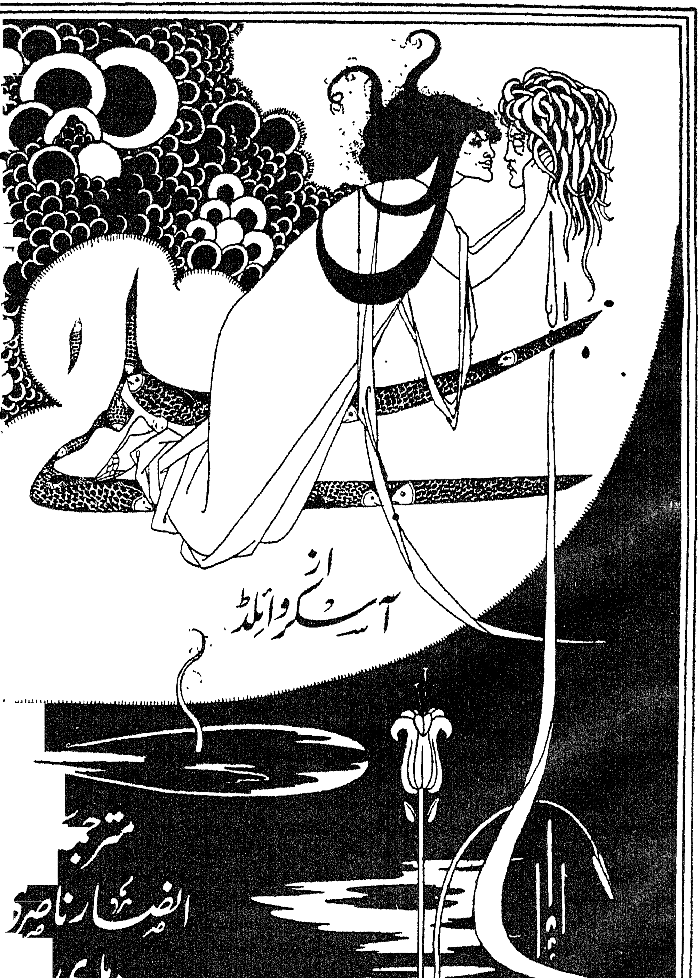

از
آسکر وائلڈ
مترجمہ
انصار ناصری
دہلوی

سلمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

"سالومی" کے بارے میں صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ یہ آسکر وائلڈ کی اُن دو تصانیف میں سے ایک ہے، جن کے بارے میں خود مُصنف نے اپنی محنت کا اعتراف اور ان کی کامیابی پر ناز کیا ہے۔ "سالومی" فرانسیسی زبان میں لکھی گئی تھی۔ ابتدا میں اِس انوکھی نازنین کو ولایت میں رونمائی کی اجازت نہیں ملی تھی، کیونکہ اس کی باتوں میں مذہبی رنگ جھلکتا تھا۔ فرانس میں ایک تو مذہبی قیود نہ تھیں، دوسرے یہ نازنین الٰہی کے لباس سے آراستہ تھی۔ فرانسیسیوں کو اِس کی ادائیں بھائیں، اور انہوں نے دیدہ و دل فرشِ راہ کر دیئے۔ یا یوں سمجھئے کہ اِس اللہ آمیں کی سچّی کی بات بات پر ہاتھوں چھاؤں کی جانے لگی اور اِس کی قدر دانی توقعات سے کہیں زیادہ ہوئی۔ شُدہ شُدہ اِس کے حُسن کا شہرہ جرمنی تک پہنچا۔ وہاں والوں نے جو اِسے دیکھا تو اِس کے جمال پر ریجھ گئے۔ فوراً اپنے مُلک کا جوڑا پہنا کر نک سے سُک بنا دیا۔ اِس لباس میں اِس کا جوبن کچھ ایسا نکھرا کہ مُسلسل چھ مہینے تک اِسی کا راگ گایا گیا اور گویا واہیں کی ہو رہی۔

ولایت والوں نے جو اس کو یوں لالوں کا لال بنا ہوا دیکھا تو انہیں اپنی غلطی کا احسا
ہوا کہ جس کو ہم کلنک کا ٹیکا سمجھے ہوئے تھے، وہی در اصل اس عروسِ جمیل کا جھم
جھومر تھا۔ ہماری بے قدری ہی اس کی ترکِ سکونت کا سبب ہوئی۔ مگر اب
پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ اس روٹھی ہوئی دلہ
کیسے منایا جائے؟ سب نے سر جوڑ کر بالآخر یہ فیصلہ کیا کہ لاؤ ہم بھی اپنے ملک
جوڑا لے کر چلیں، کیا عجب ہے کہ یہ جامہ بھی اسے راست آئے اور اسے بھا
بھائے۔ اس پر انگریزی جوڑا کچھ ایسا چُست آیا کہ دیکھنے والے دنگ رہ گئے۔
تو اس کے اسیرانِ زلف کا حلقہ کچھ ایسا وسیع ہوا کہ ملک ملک سے اس کی ما
آنے لگی۔ یہ بھی کچھ اس بلا کی جامہ زیب تھی کہ ہر لباس اس پر کھپ جاتا
اور اس کی ادائیں دل میں کُھب جاتی تھیں۔ جی چاہا کہ کوئی اس کو اُردو
بیچ میل لباس بھی پہنائے۔ بارے خُدا خُدا کرکے دل کی یہ مُراد پوری یوں ہو
ہوئی کہ ایک دن انصار صاحب ایک چھبیلی نازنین کو ساتھ لئے آئے۔ لد
کے بوقلموں الوان سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے دھنک اُتر آئی ہے
دلّی کی بیگموں کا سا لباس، زر و جواہر میں لدی پھندی، چہرہ پر گھونگٹ کا
جس میں سے حُسن کی تجلّیاں پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھیں، اور فضا میں

سلمیٰ

بھر رہی تھیں۔ میں نے حیران ہوکر پوچھا "یہ کون؟" کہا "سلمیٰ" میں نے ہنس کر کہا "کیا عرب والی سلمیٰ؟" کہا "نہیں گھونگھٹ اُٹھا کر دیکھو!" گھونگھٹ کا اُٹھانا تھا کہ میں حیران رہ گیا۔ "سانولی" ایک نرالی پھبن میں حسن و ادا کی گڑیا بنی میرے استعجاب پر مسکرا رہی تھی، اور اس کی کنکھیوں کی محویت کی نظریں نکل نکل کر انصار صاحب پر پڑ رہی تھیں۔

دیکھنا اس پیمانۂ حسن میں جذبات کی شراب کیسی بے چین ہے۔

شاہد

دہلی۔ ۵ر اکتوبر
۱۹۳۱ء

افراد

ہیرودیہ انتی پاس	حاکم یہودیہ
یوحنان	پیغمبر
نوجوان شامی	دستے محافظ کا سردار
طجی لینوس	ایک نوجوان رومی
ایک قبادوسی	
ایک نوبی	
پہلا سپاہی	
دوسرا سپاہی	
ایک غلام	
ہیرودیس کا خدمتگار	
یہودی اور نصرانی وغیرہ	
نعمان	جلاد
ہیرودیس	حاکم یہودیہ کی بیوی
سلمیٰ	ہیرودیس کی لڑکی (پہلے شوہر سے)
سلمیٰ کی کنیزیں	

سلمیٰ

منظر

"ھرودیس کے محل میں مہمان خانے کے قریب ایک وسیع چبوترہ۔ چند سپاہی کٹہرے کے قریب دیوار سے لگے کھڑے ہیں۔ داہنی طرف ایک بڑا زینہ۔ بائیں جانب ایک قعرِ تاریک جو سبز رنگے ہوئے پیتل کی دیوار سے گھرا ہوا ہے۔ چاندنی رات۔"

نوجوان شامی :۔ "آج رات شہزادی سلمیٰ کتنی حسین معلوم ہوتی ہے۔"

ھرودیس کا خدمتگار:۔ "ذرا چاند کو دیکھنا کیسا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک حسین عورت اپنے مدفن سے سر جھکا کر اٹھ رہی ہے۔ وہ خود مردہ ہے، اور بظاہر مردہ چیزوں کی تلاش میں ہے۔"

نوجوان شامی :۔ "آج اس کی مشابہت میں نمایاں فرق نظر آتا ہے ایک ننھی سی شہزادی معلوم ہوتی ہے۔ جس نے اپنے حسین چہرہ پر زرد رنگ کا حریری

سلمیٰ

نقاب ڈال رکھا ہو۔ اس کے نازک اور نقرئی پاؤں " چھوٹی چھوٹی قمریوں کے
مانند ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی رقص سے فارغ ہوئی ہے "

ھیرودیس کا خدمتگار : " چاند ایک مردہ عورت کی طرح ہے، اور بہت
آہستہ آہستہ حرکت کر رہا ہے "

(مہمان خانہ میں شور)

پہلا سپاہی : ۔ یہ شور کیسا؟ " عجیب وحشی لوگ ہیں اتنا شور کر رہے ہیں" !

دوسرا سپاہی : " یہ یہودی ہیں، یہ لوگ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ مذ
معاملات پر مباحثہ ہو رہا ہے "

پہلا سپاہی : " نہ معلوم یہ لوگ مذہبی معاملات پر کیوں بحث کیا کرتے
ہیں "

دوسرا سپاہی : " میں نہیں کہہ سکتا، ان لوگوں کا کام ہی یہ ہے، یہ لوگ ہمیشہ
طرح جھگڑا کرتے ہیں۔ مثلاً فریسی کہتے ہیں کہ فرشتوں کا وجود ہے، ا
صدوقی کہتے ہیں نہیں ہے "

پہلا سپاہی : " میری رائے میں ایسے مسائل پر بحث کرنا بیوقو
کی دلیل ہے "

سلمیٰ

نوجوان شاہی :۔ "شہزادی سلمیٰ آج کیسی حسین معلوم ہوتی ہے"

ھرودیس کا خدمتگار :۔ "تم ہر وقت اس ہی کی طرف دیکھا کرتے ہو۔ اس طرح دیکھنا خالی از خطرہ نہیں۔ ممکن ہے کوئی اُفتاد آ پڑے"

نوجوان شاہی :۔ "آج وہ بے انتہا حسین معلوم ہوتی ہے"۔

پہلا سپاہی :۔ "بادشاہ اُداس معلوم ہوتا ہے"

دوسرا سپاہی :۔ "ہاں آج وہ اُداس معلوم ہوتا ہے"

پہلا سپاہی :۔ "وہ کسی خاص چیز کی طرف دیکھ رہا ہے"

دوسرا سپاہی :۔ "اس کی نگاہیں کسی کی متلاشی ہیں"

پہلا سپاہی :۔ "وہ کس کی طرف دیکھ رہا ہے؟"

دوسرا سپاہی :۔ "نہ معلوم!"

نوجوان شاہی :۔ "شہزادی سلمیٰ کتنی اُداس ہے، میں نے آج تک اُس کو اتنا اُداس نہیں دیکھا، اس کا رنگ کتنا زرد ہے! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے نقرئی آئینہ میں گلاب کا عکس!"

ھرودیس کا خدمتگار :۔ "تمہیں اُس کی طرف نہیں دیکھنا چاہئے تم ہمیشہ اس ہی کی طرف دیکھا کرتے ہو!"

سلمیٰ

پہلا سپاہی:۔ دیکھو ملکہ نے بادشاہ کو ایک جام پیش کیا۔

قبادوسی:۔ کیا ملکہ ہرودیس وہی ہے، جس کے سر پر جڑاؤ تاج

اور جس کے بالوں میں زمردی افشاں چُنی ہوئی ہے؟

پہلا سپاہی:۔ ہاں ملکہ ھرودیس وہی ہے۔

دوسرا سپاہی:۔ بادشاہ شراب کا دل دادہ ہے۔ اس کے پا

کی شراب ہے، ایک تو جزیرہ سموطرس سے منگوائی ہے اور قیصر کی قبا کی طرح

قبادوسی:۔ میں نے قیصر کو کبھی نہیں دیکھا۔

دوسرا سپاہی:۔ دوسری شراب قبرس سے آئی ہے، اور سُنہ

قبادوسی:۔ میں زر کا شیدائی ہوں۔

دوسرا سپاہی:۔ تیسری قسم کی شراب صقیلہ سے منگوائی ہے

کی طرح سُرخ ہے۔

نوبی:۔ ہمارے دیوتاؤں کو خون بہت مرغوب ہے، سال میں

ہم پچاس نوجوان اور سو کنواریوں کی قربانی کرتے ہیں، لیکن پھر

نہیں ہوتے اور ہم پر تشدّد کرتے رہتے ہیں۔

قبادوسی:۔ ہمارے مُلک میں اب کوئی دیوتا نہیں ہے۔ رو

سب کو بھگا دیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوہساروں میں جاکر روپوش ہوگئے، لیکن مجھے اِن کا یقین نہیں۔ میں تین رات تک کوہساروں میں تلاش کرتا رہا مگر اُن کا کہیں پتہ نہ ملا۔ آخر میں نے اِن کے نام لے کر پکارا، لیکن پھر بھی وہ نہ آئے، میرا خیال ہے کہ اب وہ سب مر گئے۔

پہلا سپاہی:۔ یہودی ایک نادیدہ خدا کی پرستش کرتے ہیں۔

قبادوسی:۔ یعنی؟

پہلا سپاہی۔ درحقیقت ان لوگوں کا ایمان ایسی ہی چیزوں پر ہے جو پوشیدہ ہیں۔

قبادوسی۔ یہ تو نہایت مضحکہ خیز بات ہے۔

یوحنان کی آواز۔ میرے بعد ایک اور ہستی پیدا ہوگی جو مجھ سے زیادہ ذی مرتبت ہوگی، میں تو اس کے کفشِ پا کے برابر بھی نہیں۔ جب وہ ہستی میدانِ عمل میں قدم رکھیگی تو ویرانے گلزار ہوجائیں گے، کلیاں شگفتہ ہوجائیں گی، نابینا دیکھنے لگیں گے، اور بہرے سُننے لگیں گے، وہ نوزائیدہ بچہ اژدہوں کو غاروں میں سے گھسیٹ لیگا اور شیروں کی عیال پکڑ کر اُن کو جہاں چاہیگا لے جائیگا۔

دوسرا سپاہی:۔ اس کو خاموش کرو، یہ ہمیشہ ایسے ہی مہملات بکا کرتا ہے۔

سلمیٰ

پھلاسپاھی۔ نہیں نہیں وہ ایک زاہد پاک باز ہے، روزانہ جب
اُس کو کھانا دینے جاتا ہوں تو وہ میرا شکریہ ادا کرتا ہے۔

قبادوسی۔ یہ ہے کون؟

پھلاسپاھی۔ یہ ایک پیغمبر ہے۔

قبادوسی۔ اس کا نام کیا ہے؟

پھلاسپاھی۔ یوقنان۔

قبادوسی۔ اور یہ آیا کہاں سے ہے؟

پھلاسپاھی۔ صحرا سے جہاں اس کی گذران شہد اور جنگلی پھلو
پھولوں پر تھی، وہ اونٹ کا پشمینہ پہنتا تھا اور اپنی کمر میں ایک چرمی
رہتا تھا، اس کی شکل دیکھنے سے خوف آتا تھا، ایک خلقت اس کے
پھرتی تھی اور اس کے پیرو کار بھی تھے۔

قبادوسی۔ وہ کیا کہہ رہا ہے؟

پھلاسپاھی۔ یہ ہم لوگ نہیں سمجھتے، بعض اوقات وہ بہت ہی
طریقہ پر چیختا ہے، لیکن اس کی باتیں کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

قبادوسی۔ کیا اُس سے ملنے کی اجازت ہے۔

سلمیٰ

پہلا سپاہی ۔ نہیں بادشاہ کی طرف سے سخت ممانعت ہے۔

نوجوان شاہی ۔ ذرا دیکھنا سلمیٰ نے اپنا چہرہ پنکھے سے چھپا لیا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے نازک ہاتھ اس طرح جنبش کر رہے ہیں جس طرح دو قمریاں اپنے نشیمن کو جا رہی ہوں اور یا جیسے سفید تتلیاں فضا میں رقص کر رہی ہوں۔

ھردویس کا خدمتگار ۔ تم کو اس سے کیا بحث تم اسے دیکھتے ہی کیوں ہو، اس کی طرف ہرگز نہ دیکھو، بہت ممکن ہے کوئی آفت نازل ہو جائے۔

قبادوسی ۔ (قعر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ عجیب قسم کا زندان ہے۔

دوسرا سپاہی ۔ یہ ایک پرانا اور تاریک حوض ہے۔

قبادوسی ۔ قعرِ تاریک! یہ تو صحت کے لئے بہت مضر ہوگا۔

دوسرا سپاہی ۔ نہیں تو بادشاہ کا بڑا بھائی یعنی ملکہ ہردویس کا پہلا خاوند بارہ برس تک اسی میں مقید رہا اور پھر بھی نہ مرا آخر کار اس کو پھانسی دی گئی

قبادوسی ۔ پھانسی دی، اتنی جرأت کس نے کی!

دوسرا سپاہی (جلاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) نعمان نے ۔

قبادوسی ۔ یہ ڈرا نہیں ۔

دوسرا سپاہی ۔ نہیں بادشاہ نے اس کو اپنی انگوٹھی بھیجدی تھی ۔

سلمیٰ

قبادوسی - کیسی انگوٹھی؟

دوسرا سپاہی - وہی قتل والی انگوٹھی، پھر یہ کیسے ڈرتا -

قبادوسی - پھر بھی ایک بادشاہ کو پھانسی دینا جرأت کا کام ہے

پہلا سپاہی - کیوں؟ آخر بادشاہوں کی بھی تو اوروں کی طرح آ
گردن ہوتی ہے -

قبادوسی - سب کچھ سہی، میں تو اسے خوفناک ہی سمجھونگا -

نوجوان شاعی: سلمیٰ دسترخوان سے اُٹھ گئی وہ کچھ متوحش نظر آ
وہ ہماری طرف آ رہی ہے، اس کے رخسار زرد ہیں - میں نے اُسے ا
اُداس کبھی نہیں دیکھا -

مرد وین کا خدمتگار - اس کی طرف نہ دیکھو - خدا کے لئے اس
نہ دیکھو -

نوجوان شاعی - وہ ایک قمری ہے ----- گم گشتہ راہ - ایک نرگس ہے

فضا میں رقصاں - ایک نقرئی گلاب ہے ----- پژمردہ

(سلمیٰ داخل ہوتی ہے)

سلمیٰ - میں اب یہاں نہیں ٹھیروں گی؛ میں ایک لمحہ بھی نہیں ٹھ

سلمیٰ

ہر وقت مجھے گھورا کرتا ہے۔ حیرت ہے! میری ماں کا شوہر مجھے اِس
ے دیکھے، نہ معلوم اِس کا مقصد کیا ہے ـــــ لیکن حقیقت میں میں سب سمجھ
ہوں۔

جوان شاہی۔ شہزادی! آپ دسترخوان سے ابھی تشریف لا رہی ہیں؟
سلمیٰ۔ آہا! کیسی روح پرور ہوا ہے، میں یہاں اطمینان سے سانس
ی ہوں۔ وہاں تو یروشلم کے یہودی مہمل مسائل پر ہر وقت جھگڑتے
ہیں، اِن کا بس نہیں چلتا کہ ایک دوسرے کو پھاڑ کھائیں، یا وہ وحشی
ہیں جو ہر وقت نشہ میں چُور رہتے ہیں۔ جن کا شعار محض شراب پینا اور
انا ہے۔ سمرنا کے کچھ یونانی ہیں، جن کی آنکھیں اور رخسار غازے
رپیے ہوئے ہیں" اور اپنے گھونگر والے بالوں کو حلقے کی صورت میں
رہتے ہیں۔ چند خاموش اور مکّار لبادہ پوش مصری ہیں یا شور مچانے
ے رومی ہیں جو بالکل درندے ہیں۔ اُف! میں رومیوں سے نفرت کرتی
ں، اگرچہ یہ سب لوگ آدابِ مجلس سے یکسر بے بہرہ ہیں، مگر آج اپنے
ں نہایت عقلمند اور باخلاق ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
نوجوان شاہی۔ شہزادی تشریف رکھیے۔

ھردیس کا خدمتگار۔ تم کیوں اُس سے گفتگو کرتے ہو، اُس کی طرف مت دیکھو، کوئی آفت نہ نازل ہو جائے۔

سلمیٰ۔ چاندنی —— آہا کیسا دلفریب منظر ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ایک نقرئی پھول ہے، چاند کی دیوی تمام آلائشوں سے پاک ہے، کیسی حسین ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آج تک اِس کے حُسن کو کسی نے مَس نہیں کیا۔ اسکی صباحت میں عکس دوشیزگی جھلک رہا ہے، وہ ایک دوشیزہ ہے معصوم۔ اس نے کبھی اپنے حسن کو اور دیویوں کی طرح کسی کے سُپرد نہیں کیا۔

یوقنان کی آواز۔ میرا آقا آگیا، ابن آدم زمین پر اُتر آیا، عفاریت دریاؤں میں جا چھپے، اور جل پریوں نے اپنے زمرّدیں بدن جنگلوں کے پتّوں سے ڈھک لئے۔

سلمیٰ۔ یہ کس کی آواز ہے؟

دوسرا سپاہی۔ یہ پیغمبر کی آواز ہے، شہزادی!

سلمیٰ۔ کیا اُسی پیغمبر کی آواز ہے، جس سے بادشاہ خائف ہے؟

دوسرا سپاہی۔ ہمیں اِس کا علم نہیں، یہ یوقنان پیغمبر کی آواز ہے۔

نوجوان شامی۔ شہزادی! اگر حکم ہو تو محافہ منگا یا جائے۔ باغ میں رات کا

سلمیٰ

ں زیادہ خوشگوار ہوگا۔

سلمیٰ۔ یہ کیا وہی پیغمبر ہے جو میری ماں کے متعلق بُری بُری باتیں مُنہ سے نکالتا ہے؟

دوسرا سپاہی۔ اس کی باتیں ہماری سمجھ سے باہر ہیں۔

سلمیٰ۔ ہاں وہ میری ماں کے متعلق خوفناک پیشینگوئیاں کرتا ہے۔

(ایک کنیز داخل ہوتی ہے)

کنیز:۔ شہزادی بادشاہ آپ کو یاد کرتے ہیں۔

سلمیٰ۔ میں ہرگز نہ جاؤں گی۔

کنیز۔ گستاخی معاف! لیکن اگر آپ تشریف نہ لے گئیں تو اس کا انجام بُرا ہوگا۔

سلمیٰ۔ کیا یہ پیغمبر بوڑھا ہے؟

نوجوان شامی۔ شہزادی آپ کا چلا ہی جانا اچھا ہے کیا میں آپ کو پہنچا آؤں؟

سلمیٰ۔ یہ پیغمبر! ——— کیا یہ ضعیف العمر ہے؟

پہلا سپاہی۔ نہیں شہزادی وہ بالکل نوعمر ہے۔

سلمیٰ

دوسرا سپاہی۔ وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا بعض کہتے ہیں کہ وہ الیاس ہے۔

سلمیٰ۔ کون الیاس؟

دوسرا سپاہی۔ اس ملک کا بہت پرانا پیغمبر۔

کنیز۔ میں بادشاہ کو شہزادی کی طرف سے کیا جواب دوں؟

یوحنان کی آواز۔ اے ارضِ فلسطین، اتنا شاداں نہو۔ یہ نہ سمجھ کہ تجھ پر شدید ضرب والا عصا ٹوٹ گیا۔ اب ناگ کے انڈوں سے افعی پیدا ہوگا جو تمام پرندوں کو ہضم کر جائیگا۔

سلمیٰ۔ کتنی مؤثر صدا ہے! میں ذرا اس شخص سے کچھ باتیں کروں گی۔

پہلا سپاہی۔ یہ ناممکن ہے، شہزادی صاحبہ بادشاہ کسی کا اس سے کلام ہونا ہرگز نہ پسند کریگا، اس نے کاہن اعلیٰ تک کو تو منع کر دیا ہے۔

سلمیٰ۔ مگر میں اس سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔

پہلا سپاہی۔ شہزادی! یہ ناممکن ہے۔

سلمیٰ۔ میں اس سے ضرور گفتگو کروں گی۔

نوجوان شامی۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ آپ دسترخوان پر تشریف لے جائیں۔

سلمیٰ۔ اس پیغمبر کو میرے روبرو لاؤ۔

(کنیز باہر جاتی ہے)

پہلا سپاہی۔ شہزادی ہم اتنی جرأت نہیں کر سکتے۔

سلمیٰ

سلمیٰ۔ (قعر تاریک کے قریب جاکر) اُف! کتنا تاریک مقام ہے۔
ے تاریک غار میں رہنا کتنا خوفناک ہے! قبر میں اور اس میں کیا فرق ہے!
پاہیوں سے) کیا تم نے نہیں سنا، جاؤ، جاؤ اُس پیغمبر کو اپنے ہمراہ لے آؤ
ں اُس سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔

دوسرا سپاہی۔ شہزادی ہم التجا کرتے ہیں کہ یہ خدمت ہمارے
پرد نہ کی جائے۔

سلمیٰ۔ کیا تمہاری منشا یہ ہے کہ میں انتظار کرتی رہوں؟

پہلا سپاہی۔ شہزادی آپ ہماری جان کی مالک ہیں، مگر ہم اس
دمت کو انجام نہیں دے سکتے، اور درحقیقت ہم اس خدمت کے انجام
ینے کی اہلیت نہیں رکھتے۔

سلمیٰ۔ (نوجوان شامی کی طرف دیکھ کر) آہ!

ھیرودیس کا خدمتگار۔ اُف نہ معلوم کیا ہونے والا ہے، ضرور
وئی نہ کوئی بلا نازل ہوگی۔

سلمیٰ۔ (نوجوان شامی کے قریب جاکر) تم ضرور میرا یہ کام کر دوگے
نربوث میں ہمیشہ تم سے نہایت خلوص کے ساتھ پیش آتی رہی ہوں۔ کیا تم

بھی نہ کرسکو گے؟ میں اِس مافوق الفطرت پیغمبر کو محض ایک نظر
نا چاہتی ہوں، لوگ اس کے بارے میں چہ میگوئیاں کیا کرتے ہیں، اکثر
نے بادشاہ کو بھی اس کا ذکر کرتے سُنا ہے، میرا خیال ہے بادشاہ
سے ڈرتا ہے۔ کیا تم ـــــ زبوث! کیا تم بھی اِس سے خائف ہو؟
نوجوان شامی۔ شہزادی میں اس سے ڈرتا نہیں، لیکن بادشاہ کی
ت ممانعت ہے کہ کوئی شخص زندان کے قریب نہ جانے پائے۔
سلمیٰ۔ زبوث! میری خاطر سے تم ضرور اس خدمت کو انجام دو گے، اور
جب میں بُت فروشوں کے دروازے سے گذروں گی تو تم پر ایک پھول
پھینکوں گی۔ ایک سبز پھول!
نوجوان شامی۔ نہیں شہزادی، میں یہ ہرگز نہیں کرسکتا۔
سلمیٰ۔ (مسکراتے ہوئے) زبوث تم یقیناً میرے حکم کی تعمیل کرو گے
کل جب میں بُت فروشوں کے دروازے سے گذروں گی تو اپنے محافہ کے
ی پردوں میں سے تمہاری طرف دیکھوں گی، اور شاید ایک حسین تبسم سے
سرفراز کردوں۔ میری طرف دیکھو۔ زبوث میری طرف دیکھو۔ آہ!
خوب جانتے ہو کہ جو کچھ میں کہتی ہوں، تم اُس کی تعمیل کر سکتے ہو۔ مجھ کو

سلمیٰ

تم پر پورا اعتماد ہے۔

نوجوان شامی - (تیسرے سپاہی سے) پیغمبر کو شہزادی سلمیٰ کے روبرو پیش کرو، شہزادی اُس کو دیکھنا چاہتی ہے۔

ہرودیس کا خدمتگار - اُف چاند کتنا عجیب معلوم ہوتا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک حسین مردہ عورت اپنے آپ کو کفن میں لپیٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔

نوجوان شامی - ہاں چاند کی ہیئت آج بالکل بدلی ہوئی ہے، وہ ایک ایسی شہزادی معلوم ہوتی ہے جس کی نرگسی آنکھیں عنبر سے زیادہ سیاہ ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی حسین شہزادی بادلوں کے سرمئی پردوں سے جھانک رہی ہے۔

(پیغمبر قعر تاریک سے نکلتا ہے اور سلمیٰ اُسے دیکھ کر آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتی ہے)

یوحنان - کہاں ہے وہ ہستی جس کا جام حقارت لبریز ہو چکا، اور جو ایک نہ ایک دن اپنے تمام ارکین کے روبرو نقرئی لبادوں میں لپٹا ہوا اس جہان سے رخصت ہو جائیگی، اُس کو میرے سامنے لاؤ تاکہ وہ اس شخص کی آواز سن سکے جو بیابانوں اور شاہی محلات میں منادی کرتا رہا ہے۔

سلمیٰ - یہ کس کے متعلق کہہ رہا ہے؟

نوجوان شاہی - کچھ کہا نہیں جا سکتا شہزادی -

یوقنان - کہاں ہے وہ عورت جس نے محض کلدانیوں کے نقش و [illegible] دیکھ کر اپنے آپ کو نرگسی آنکھوں کا بیمار بنا لیا، اور کلدان میں قاصد [illegible]

سلمیٰ - یہ سب کچھ تو میری ماں کے متعلق ہے -

نوجوان شاہی - نہیں شاہزادی یہ ناممکن ہے -

سلمیٰ - فی الواقع یہ سب کچھ میری ماں کے متعلق ہے -

یوقنان - اور کہاں ہے وہ عورت جس نے اپنے آپ کو اُن زرہ پوش افسروں کے آغوش میں دے دیا جن کے سر مختلف الالوان طرّوں سے آراستہ تھے، اور کہاں ہے وہ عورت جو مصری شہ زور نوجوانوں کے زربفت کے ملبوس سونے کی ڈھالیں اور چاندی کے خود دیکھ کر اُن کی گرویدہ ہو گئی، اور اُن کے ساتھ لعب میں پڑ گئی - اُس سے کہو کہ اپنے قابلِ نفریں گہوارۂ عشرت سے اُٹھے اور اُس شخص کے الفاظ سُنے جو "آقا" کے لئے ایک جادۂ صحیح تیار کر رہا ہے، وہ آئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور توبہ کرے - حالانکہ وہ کبھی توبہ نہ کرے گی اور ہمیشہ عیش و عشرت میں غلطاں و پیچاں رہے گی -

جاؤ اور اُس سے کہو کہ "آقا" نے اپنے دستِ مبارک میں مغفرت کا پنکھا لے لیا ہے۔

سلمیٰ۔ اُف! توبہ کس قدر دہشت ناک انسان ہے۔

نوجوان شامی۔ میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ یہاں توقف نہ فرمائیں۔

سلمیٰ۔ سب سے زیادہ خوفناک اس کی آنکھیں ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آبنوسی دیوارگیریوں میں تیز شمع نے دو سوراخ کر دیئے ہیں، وہ مصر کے اُن غاروں کی طرح ہیں جہاں زہریلے اژدہے رہتے ہیں، ایسے معلوم ہوتا ہے کہ دو خلیجیں سیاہ پانی سے لبریز ہیں اور بہت سے مبہم چاندوں نے اُن کی آبی سطح میں ایک نرم و سُبک تموج پیدا کر دیا ہے ——— کیا تمہارے خیال میں وہ پھر بولے گا۔

نوجوان شامی۔ شہزادی برائے خدا یہاں نہ ٹھہریئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں یہاں نہ ٹھہریئے۔

سلمیٰ۔ آہ! وہ کس قدر مضمحل ہے، ایک مرمریں بت ہے۔ نحیف مجسمہ ہے، نقرئی ماہِ تاباں کی ایک کرن ہے ——— مجھے اُس کا جسم برف کی طرح سرد ہوگا! میں اسکو ذرا قریب سے دیکھونگی۔

نوجوان شامی۔ نہیں نہیں شہزادی نہیں۔

سلمیٰ - میں ضرور اُس کو ذرا قریب سے دیکھوں گی -

نوجوان شامی - شہزادی !! شہزادی !!! —— !!!

یوقنان - یہ کون عورت ہے جو مجھ کو اس طرح دیکھ رہی ہے - میں
اُس کی ناپاک نظر گوارا نہیں کر سکتا، آخر وہ کیوں اپنی نرگسی آنکھوں
مجھے گھور رہی ہے؟ نہ معلوم وہ کون ہے، نہ میں یہ معلوم کرنا چا
کہ وہ کون ہے، اُس سے کہو کہ جا! میں تجھ سے ہم کلام نہ ہونگا

سلمیٰ - میں سلمیٰ ہوں، ہیرودیس کی لڑکی یہودیہ کی شہزاد

یوقنان - جا، دُختر بابل - آقا کے منتخب کردہ کے قریب نہ آ -
ماں نے دنیا کو مصیبتوں سے بھر دیا ہے، اُس کے گناہوں کی آ
تک پہنچ چکی ہے -

سلمیٰ - بول، یوقنان، ایک مرتبہ پھر بول تیری شیریں آواز
شراب ناب ہے -

نوجوان شامی ! شہزادی —! شہزادی —!! شہزادی —

سلمیٰ - بول اور مجھے حکم دے، یوقنان مجھے کیا کرنا چاہ

یوقنان - دختر صدوم - میرے قریب مت آ، اپنے چہرے کو

ڈھنک اور بیابانوں میں ابنِ آدم کو تلاش کر۔

سلمیٰ۔ "ابنِ آدم" کون ہے؟ ۔ یوقنان کیا وہ تجھ سے زیادہ حسین ہے؟

یوقنان۔ مجھ سے دُور رہ، میں تیرے محلات میں فرشتہ موت کے پروں کی آواز سُن رہا ہوں۔

نوجوان شامی۔ شہزادی میں آپ سے التجا کرتا ہوں، براہِ خدا اندر تشریف لے چلئے۔

یوقنان۔ اے خدائے بزرگ و برتر کے فرستادہ فرشتے! تیری صمصامِ اجل اس خرابات میں کس کی متلاشی ہے! نقرئی لباس میں مرنے والے کا ابھی وقت نہیں آیا۔

سلمیٰ۔ یوقنان!!

یوقنان۔ کون ہے؟

سلمیٰ۔ میں ہوں یوقنان، تیری پرستار سلمیٰ۔ تیرا جسم یاسمن کے اُن پھولوں کی طرح سفید ہے جو گلچیں کی دست درازی سے محفوظ ہیں! ایسا سفید ہے جیسی پہاڑ پر گرنے والی برف، جو تہ بہ تہ وادیوں کو سیراب کرتی ہے ملکۂ عرب کے عطر بیز چمن کے گلاب کو تیری صباحت سے کیا نسبت صبح کی

سلمیٰ

ضیائے اولین درختوں کے پتوں کو لمعاتِ نور سے منور کر دیتی ہے، مگر بیکار درخشاں
چاند مادرِ سحر کے آغوش میں لپیٹ کر اپنے حسن کو منتشر کرتا ہے مگر بے سود۔
دنیا کی حسین سے حسین چیز بھی تیرے منور جسم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ یوقنان
مجھے اجازت دے کہ میں تیرے حسین جسم کو مس کر لوں۔

یوقنان۔ دور ہو دخترِ بابل! عورت ہی نے دنیا میں معصیت پھیلائی
میں ہرگز تجھ سے کلام نہ کروں گا، میں صرف خدائے بزرگ و برتر کی آواز
سنتا ہوں۔

سلمیٰ۔ تیرا جسم خوفناک ہے ایک مریضِ برص کی طرح ایسا معلوم ہو
ہے کہ ایک پلاستر کی ہوئی دیوار ہے، جس پر افعی رینگتے ہوں، یا جس پر
بچھوؤں نے اپنے مسکن بنا لئے ہوں، تیرا جسم اس سفید قبر کی طرح۔
جو امتلا انگیز اشیاء سے معمور ہو، مگر آہ تیری زلفِ پریشاں ——— او
گھونگر والے گیسو! ان سیاہ انگوروں کے خوشوں سے مشابہ ہیں، جن
شراب ٹپکنے والی ہے۔ تیرے بال لبنان کے ان لمبے اور گھنے دیودا
مشابہ ہیں، جو اپنے جہان نواز سایہ میں شیروں اور قزاقوں کو پناہ دیتے ہ
وہ طویل اور تاریک راتیں بھی جبکہ چاند اپنا منور چہرہ چھپا لیتا ہے، ا

سلمیٰ

جبکہ ستارے بھی خوف سے خاموش ہو جاتے ہیں، اس قدر سیاہ نہیں ہوتیں۔ بیابانوں کی تاریک خاموشی بھی اتنی سیاہ نہیں ہوتی۔ دنیا میں کوئی چیز بھی تیری سیاہ اور ریشم کی طرح نرم زلفوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی — مجھے ان کو چھونے دے۔

یوقنان۔ دور ہو، دخترِ صدوم! مجھے نہ چھو، خدا کے گھر کو ناپاک نہ کر۔

سلمیٰ۔ تیرے بال دہشت ناک ہیں، گرد و غبار سے پٹے ہوئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیرے سر پر کسی نے کانٹوں کا تاج رکھ دیا ہے۔ یا سیاہ ناگوں نے تیرے سر کو اپنا مسکن بنا لیا ہے، میں تیرے بالوں سے نفرت کرتی ہوں، مگر آہ! تیرے لب لعلیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرمری مینا پر سرخ نقوش، یا ایک قندھاری انار کو ہاتھی دانت کے چاقو سے ذرا سا چیر کر رکھ دیا ہو۔ انار کی وہ کلیاں جو طائر کے باغ میں کھلتی ہیں ایسی سرخ نہیں ہوتیں۔ قرنا کی وہ دہشتناک خونی آواز جو بادشاہوں کی آمد کا اعلان کرتی ہے، اور جس سے غنیم خائف ہو جاتے ہیں اتنی سرخ نہیں۔ تیرے ہونٹ اُن مغبچوں کے تلووں سے بھی زیادہ سرخ ہیں جو انگور کو اپنے پاؤں سے

کچل کر شراب نکالتے ہیں، تیرے یاقوتی لب اُن قمریوں کے پنجوں سے بھی زیادہ سُرخ ہیں جو معبدوں میں جاکر کاہنوں کے ہاتھ سے دانہ چُگتی ہیں۔ وہ اُس شخص کے پاؤں سے بھی زیادہ سُرخ ہیں جو جنگل سے شیر مار کر آرہا ہو تیرے لبِ جاں بخش مرجان کی اُن شاخوں سے مشابہ ہیں جن کو ماہی گیر صبح کے دھندلکے میں اُٹھالاتے ہیں، اور بادشاہوں کے لئے محفوظ رکھتے ہیں، وہ اُس شنگرف سے مشابہ ہیں، جو معاب کے معدنوں سے دستیاب ہوتا ہے، اور جس کو بادشاہ خریدتے ہیں۔ وہ شاہِ فارس کی اُس کمان سے مشابہ ہیں جو شنگرف میں رنگی ہوئی ہے اور جس میں مرجان جڑا ہوتا ہے۔ دُنیا کی کوئی چیز تیرے یاقوتی لبوں سے زیادہ سُرخ نہیں مجھکو اپنے ہونٹ چومنے دے

یوقنان۔ ہرگز نہیں۔ دُخترِ بابل! اے دُخترِ صدوم ہرگز نہیں!

سلمیٰ۔ میں تیرے لبوں کو چوموں گی۔ یوقنان میں ضرور تیرا مُنہ چوموں گی

نوجوان شامی۔ شہزادی، شہزادی، تو ایک باغِ حنا کی مانند ہے۔ قمریوں کی سرتاج ہے، اس آدمی کی طرف نگاہ مت اُٹھا، اس شخص سے اس کی گفتگو نہ کر، میں ان الفاظ کو برداشت نہیں کر سکتا، شہزادی تو اس سے مخاطب نہ ہو۔

سلمیٰ

سلمیٰ ۔ یوقنان! میں ضرور تیرے لبوں کو چوموں گی۔

نوجوان شامی ۔ آہ! ــــــ!! (اپنے آپ کو ہلاک کرڈالتا ہے اور سلمیٰ اور یوقنان کے درمیان گر پڑتا ہے)

ھیرودیس کا خدمتگار ۔ نوجوان شامی نے خودکشی کرلی ۔ آہ! سردار نے اپنے آپ کو ہلاک کرڈالا' وہ میرا بڑا دوست تھا' میں نے کل ہی اس کو ایک عطردان اور کان کے آویزے دیئے تھے' اور آج دیکھو اُس نے خودکشی کرلی۔ اُس نے خود ہی پیشینگوئی کی تھی کہ کوئی آفت نازل ہونیوالی ہے ۔ مجھے بھی یہی گمان تھا' آخر وہی ہوا ۔ میں کہہ رہا تھا کہ چاند کسی مُردہ چیز کا متلاشی ہے مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ میرے رفیق کے پیچھے پڑا ہوا ہے ۔ کاش میں اس کو کسی غار میں چھپا دیتا تو شاید پھر چاند اس کو نہ پا سکتا۔

پہلا سپاہی ۔ شہزادی' نوجوان سردار نے ابھی ابھی اپنے آپکو ہلاک کردیا۔

سلمیٰ ۔ یوقنان مجھ کو اپنا مُنہ چُوم لینے دے ۔

یوقنان ۔ ہیرودیہ کی بیٹی دیکھ میں نے تجھ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مجھ کو محلسرائے میں فرشتہ موت کے پروں کی آواز سُنائی دے رہی ہے' دیکھا تو نے وہ آیا یا نہیں' کیا تو ذرا بھی خائف نہیں ہے؟

سلمیٰ۔ مجھ کو اپنا منہ چوم لینے دے۔

یوقنان۔ اے بوالہوس لڑکی! صرف ایک ہستی تجھ کو اس مصیبت سے نجات دے سکتی ہے، اور وہ وہی ہے جس کا ذکر میں نے ابھی کیا تھا، جا اور اُس کو تلاش کر۔ وہ گلیل کی جھیل میں کشتی پر بیٹھا اپنے مُریدوں سے باتیں کر رہا ہے۔ جا، اور جھیل کے کنارے سرِ نیاز جھکا دے اور اُس کا نام لیکر مخاطب کر (جو شخص اُس کو بُلاتا ہے وہ ضرور اُس کے پاس جاتا ہے) جب وہ آئے تو اُس کے پاک اور مقدس قدموں میں گر کر اپنی مغفرت چاہ۔

سلمیٰ۔ مجھ کو اپنا منہ چوم لینے دے۔

یوقنان۔ لعنت ہے تجھ پر، حرام کار ماں کی شہوت پرست بیٹی! لعنت ہے تجھ پر۔

سلمیٰ۔ یوقنان میں تیرا منہ ضرور چوموں گی۔

یوقنان۔ جا، دور ہو میری آنکھوں کے سامنے سے، میں تجھ کو ایک نظر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ سلمیٰ تو ملعون ہے۔

(حوض کے اندر چلا جاتا ہے)

سلمیٰ۔ یوقنان! میں تیرا منہ چوموں گی اور ضرور چوموں گی۔

سلمیٰ

پہلا سپاہی۔ اِس نعش کو کہیں اور لے جانا چاہیئے۔ بادشاہ بجز اُن نعشوں کے جنہیں خود اُس نے قتل کیا ہو کسی دوسری نعش کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

ھیرودیس کا خدمتگار۔ وہ مجھے بھائی سے زیادہ عزیز تھا، میں نے اِس کو ایک عطردان تحفتہً دیا تھا، اور ایک بیش قیمت انگوٹھی بھی نذر کی تھی جس کو وہ ہر وقت پہنے رہتا تھا۔ شام کو ہم دونوں دریا کے کنارے بادام کے درختوں کے نیچے سیر کرنے جایا کرتے تھے، اور وہ اپنے ملک کے حالات سُنایا کرتا تھا، وہ بہت آہستہ آہستہ بولتا تھا، اُس کی آواز بانسری جیسی مترنم اور دلکش تھی، اکثر اوقات وہ دریا میں اپنا عکس دیکھا کرتا تھا، اور میں اُس پر طعنہ زنی کیا کرتا تھا۔

دوسرا سپاہی۔ تم ٹھیک کہتے ہو، نعش کہیں چھپا دینی چاہیئے۔ بادشاہ کہیں اس کو دیکھ نہ لے۔

پہلا سپاہی۔ مگر بادشاہ اس پیغمبر سے اس قدر خائف ہے کہ وہ یہاں کبھی نہیں آتا۔

(ہیرودیس، ہیرودیہ اور اہلِ دربار آتے ہیں)

... کہاں ہے، شہزادی کہاں ہے؟ میں نے اس کو ...
... دوبارہ ... پر طلب تو وہ کیوں حاضر نہیں ہوئی؟ آخاہ! وہ بیٹھی ہے!!
... ی۔ اُس کی طرف نہ دیکھو، تم ہر وقت اُسی کو گھورا کرتے ہو۔

ھیرودیہ۔ چاندکی دیوی آج بالکل بدل گئی، وہ اُس ازخود رفتہ نازنین سے مشابہت رکھتی ہے، جس کی نگاہیں ہمیشہ عاشقوں کی تلاش میں سرگرداں رہتی ہیں؛ وہ سرتاپا برہنہ ہے، بادل اُس کو اپنے آغوش حجاب میں لینا چاہتے ہیں لیکن وہ نہیں آتی، وہ آسمان میں اپنی برہنگی کا مظاہرہ کرتی ہے۔ اور ایک کیف وسکر کی حالت میں لرزہ براندام ہے۔ مجھے یقین ہے وہ عاشقوں کی جستجو میں ہے، اور ایک مخبوط الحواس عورت معلوم ہوتی ہے۔ کیا میں جھوٹ کہتا ہوں؟

ھیرودیس۔ چاند! بجز چاند کے اور کچھ نہیں۔ چلو اندر چلیں یہاں تمہارا کیا کام ہے؟

ھیرودیہ۔ میں یہاں نہیں ٹھیروں گا۔ مناسیح، قالین بچھاؤ، مشعل روشن کرو، ہاتھی دانت اور سنگ یشب اور بلور کی میز لاکر لگاؤ۔ یہاں کی ہوا لطیف اور خوشگوار ہے۔ میں اپنے مہمانوں کے ساتھ ابھی اور شراب

ہیوں گا۔ ہم کو قیصر کے سفیروں کی اچھی طرح خاطر مدارات کرنی چاہیئے!

ھیرودیس۔ مجھے معلوم ہے تم صرف اُن ہی کی وجہ سے یہاں نہیں ٹھیرے ہے۔

ھیرودیہ۔ ہاں بڑی فرحت بخش ہوا ہے۔ ہیرودیس ادہر آؤ، مہمان بیچارے منتظر ہیں۔ ہیں! میرے پاؤں کیوں پھسلے۔ اُف! میرے پاؤں خون پر پڑ گئے، یہ ایک منحوس شگون ہے۔ یہ خون کیسا؟ اور یہ لاش کیسی؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ فرمانروائے مصر کی طرح میں بھی اپنے مہمانوں کو ہمارے دعوت کے صرف لاش دکھاتا ہوں۔ یہ کس کی لاش ہے؟ میں اسکو دیکھنا نہیں چاہتا۔

پہلا سپاہی۔ حضور یہ ہمارے سردار کی لاش ہے، وہی نوجوان شامی جس کو تین روز ہوئے حضور نے منصب سرداری عطا فرمایا تھا۔

ھیرودیہ۔ مگر میں نے تو اس کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا۔

دوسرا سپاہی۔ حضور اُس نے خودکشی کر لی۔

ھیرودیہ۔ کیوں؟ میں نے تو اس کو سردار بنایا تھا۔

دوسرا سپاہی۔ ہم کو معلوم نہیں حضور، مگر اس نے خودکشی کر ضرور لی۔

ھیرودیہ۔ تعجب ہے! میں اب تک یہ سمجھتا تھا کہ صرف حکمائے روم ہی

خودکشی کیا کرتے ہیں۔ کیوں طجی لینوس! حکمائے روم خودکشی کرتے ہیں یا نہیں؟

طجی لینوس۔ جی ہاں سرکار کچھ لوگ ایسے ہیں جو خودکشی کرتے ہیں اور وہ رواقی ہیں، جو فطرۃً جاہل اور گندہ ناتراش ہوتے ہیں میں خود اُن کو بیوقوف تصور کرتا ہوں۔

هرودیہ۔ میں بھی یہی سمجھتا ہوں، خودکشی کرنا سراسر حماقت ہے۔

طجی لینوس۔ روم کا ہر شخص اُن کا مضحکہ اُڑاتا ہے، قیصر نے ان کی ایک ہجو لکھی ہے، جو ملک کے گوشہ گوشہ میں پڑھی جاتی ہے۔

هرودیہ۔ اوہو اُسی نے اُن کی ہجو لکھی ہے، بھئی قیصر بھی کتنا دلچسپ آدمی ہے۔ بہرحال مجھے افسوس ہے کہ نوجوان شامی نے اپنے آپکو ہلاک کر ڈالا۔ حقیقت میں مجھے بڑا افسوس ہے، کتنا حسین نوجوان تھا اُس کی آنکھیں خمار آگیں تھیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ وہ سلمیٰ کو اکثر اپنی مخمور نگاہوں سے دیکھا کرتا تھا۔

هرودیس۔ اُس کے علاوہ سلمیٰ کی طرف اور بہت سے آدمی دیکھا کرتے ہیں۔

ہرودیہ ۔ اُس کا باپ ایک تاجدار تھا، میں نے اُس کو سلطنت
محروم کردیا، اور تم نے اُس کی ماں کو جو درحقیقت ملکہ تھی اپنی کنیز
۔ یہ شخص میرا مہمان تھا، اور اسی لئے میں نے اُس کو افسرِ اعلیٰ
منصب سے رکھا تھا، افسوس اُس نے خودکشی کرلی! لاش یہاں
ں پڑی ہے، اسے لے جاؤ میں دیکھنا نہیں چاہتا۔ لوگ لاش کو پہچانتے
ں یہاں خاصی سردی ہے، ہوا تیز چل رہی ہے، کیا تم محسوس
ں کرتیں۔

ہرودیس ۔ ہوا تو بالکل بند ہے۔

ہرودیہ ۔ واہ! ہوا ضرور چل رہی ہے، اور مجھے اُس میں پروں
آواز سنائی دے رہی ہے۔ بڑے بڑے پروں کی آواز۔ تم بھی سنتی ہو؟

ہرودیس ۔ نہیں مجھے کچھ بھی نہیں سنائی دے رہا۔

ہرودیہ ۔ اب آواز رُک گئی، ابھی ابھی میں سن رہا تھا۔ یقیناً وہ
ی سرسراہٹ ہوگی اور اب ختم ہوگئی۔ مگر نہیں پھر وہی آواز آنے لگی،
تم کو نہیں سنائی دیتی؟ یہ پروں ہی کی آواز ہے۔

ہرودیس ۔ میں کہہ رہی ہوں مجھے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی ۔ تم یقیناً علیل ہو اندر چلو۔

میں علیل نہیں ہوں بلکہ تمہاری لڑکی بیمار ہے، اس کے چہرہ کا رنگ دائمی مریضوں کا سا ہے۔

ھیرودیہ۔ میں نے اُس کو کبھی اتنا زرد نہیں دیکھا۔

ھیرودیس۔ میں کہتی ہوں کہ تم اُس کی طرف نہ دیکھو۔

ھیرودیہ۔ شراب لاؤ (شراب آتی ہے) سلمیٰ اِدھر آ، میرے ساتھ شراب نوش کر کیسی عمدہ شراب ہے۔ قیصر نے خاص طور سے مجھے بھیجی ہے، اگر تو اپنے یاقوتی لبوں سے اس کو مس کر دے تو میں پورا پیالہ پی جاؤں۔

سلمیٰ۔ حضور مجھ کو پیاس نہیں لگ رہی۔

ھیرودیہ۔ دیکھو تمہاری لڑکی میری کس طرح عدول حکمی کرتی ہے؟

ھیرودیس۔ اچھا کرتی ہے تم اُس کو کیوں گھورا کرتے ہو؟

ھیرودیہ۔ تازے میوے لاؤ (میوے لائے جاتے ہیں) سلمیٰ، آ، میرے ساتھ کچھ میوے کھا، میں پھلوں میں تیرے گوہر نما دانتوں کے نشان دیکھنا چاہتا ہوں۔ ذرا اس پھل کو تھوڑا سا کتر لے، باقی ماندہ پھل میں کھاؤں گا۔

سلمیٰ۔ حضور مجھے مطلق اشتہا نہیں۔

ھیرودیہ۔ (ھیرودیس سے) دیکھتی ہو تم نے اپنی لڑکی کو کیسی تربیت دی ہے؟

ھیرودیس۔ میں اور میری لڑکی دونوں شاہی خاندان سے ہیں۔
...تمہارا باپ ایک ساربان تھا، اور قزاق بھی تھا۔

ھیرودیہ۔ تم جھوٹ بولتی ہو۔

ھیرودیس۔ یہ تو تمہارے دل کو روشن ہے کہ میں سچ کہتی ہوں۔

ھیرودیہ۔ سلمیٰ! آ، میرے پہلو میں بیٹھ میں تجھ کو تیری ماں کا
...ت بخش دوں گا۔

سلمیٰ۔ حضور! میں تکان محسوس نہیں کرتی۔

ھیرودیس۔ دیکھا وہ تم کو کیا سمجھتی ہے؟

ھیرودیہ۔ لے آؤ ــــــ کیا مانگ رہا تھا، میں بھول گیا۔ ہاں
...د آگیا۔

یوقنان کی آواز۔ خبردار، کہ وہ ساعت آگئی، خداوند فرماتا ہے
...یں نے جو پیشینگوئی کی تھی پوری ہوگئی، میں نے جس کی بشارت دی
...تھی وہ یوم سعید آگیا۔

ھیرودیس۔ اس سے کہو کہ خاموش رہے، میں اس کی آواز نہیں
...سن سکتی۔ یہ شخص ہمیشہ میری توہین کرتا ہے۔

ھرودیہ ۔ اس نے تمہاری شان میں تو کوئی گستاخی نہیں کی۔ علاوہ ازیں وہ بہت بڑا پیغمبر ہے۔

ھرودیس ۔ مجھے پیغمبری پر اعتقاد نہیں، کیا کوئی انسان مستقبل کے حالات بتا سکتا ہے؟ کوئی نہیں، اور یہ شخص ہمیشہ مجھکو رسوا کیا کرتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے تم اس سے خائف ہو، میں خوب سمجھتی ہوں کہ تم اس سے ڈرتے ہو۔

ھرودیہ ۔ میں اس سے ہرگز نہیں ڈرتا، میں دنیا میں کسی شخص سے نہیں ڈرتا۔

ھرودیس ۔ ضرور ڈرتے ہو، اگر نہیں ڈرتے ہو تو اس شخص کو اُن یہودیوں کے حوالے کیوں نہیں کر دیتے جو چھ مہینے سے اس کو حاصل کرنے کے لیے بیقرار ہیں۔

ایک یھودی ۔ ہاں سرکار، بہتر ہوگا اگر حضور اس کو ہمیں دیدیں۔

ھرودیہ ۔ بس خاموش! میں ایک مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ اس کو تمہارے سپرد نہیں کیا جائیگا یہ وہ آدمی ہے جو خدا کا دیدار کرچکا ہے۔

ایک یھودی ۔ ناممکن! الیاس کے بعد آج تک کوئی ہستی خدا کے

ھرودیہ۔ مگر قیصر یہودیہ میں نہیں آرہا، اور کل ہی تو میرے پاس
م سے خط آیا ہے، اُس میں کوئی اطلاع نہیں تھی۔ طجی لینوس جب
جاڑے کے ایام میں وہاں تھے تو کیا تم نے کوئی اِس قسم کی خبر سُنی تھی؟
طجی لینوس۔ نہیں حضور! میں نے اِس قسم کی کوئی خبر نہیں سُنی۔
ں تو لقب کے متعلق کہہ رہا تھا۔ قیصر کا ایک لقب یہ بھی ہے۔

ھرودیہ۔ قیصر یہاں نہیں آسکتا، وہ مرض نقرس سے مجبور رہتے،
سنا ہے کہ اس کے پاؤں ہاتھی کے پاؤں کی طرح بھاری ہوگئے ہیں۔
ں کے علاوہ چند سیاسی امور بھی مانع ہیں۔ آجکل روم سے باہر
نا اُس کو ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھنا ہے۔ نہیں جی، قیصر نہیں آسکتا۔
رحال، وہ ہمارا آقا ہے اگر آنا چاہیگا تو آجائیگا۔ اگرچہ مجھے ہرگز
ید نہیں کہ وہ آئیگا۔

پہلا نصرانی۔ حضور پیغمبر نے قیصر کے بارے میں نہیں کہا تھا۔
ھرودیہ۔ قیصر کے متعلق نہیں کہا تھا؟
پہلا نصرانی۔ نہیں حضور!
ھرودیہ۔ تو پھر کس کے متعلق کہا تھا؟

پہلا نصرانی۔ مسیح کے متعلق کہا تھا، جو آگیا ہے۔

ایک یہودی۔ غلط مسیح ابھی نہیں آیا۔

پہلا نصرانی۔ وہ آگیا ہے اور ہر جگہ معجزے دکھا رہا ہے۔

ھیرودیس۔ معجزے! آہاہا۔ میں معجزے کو نہیں مانتی، بہت سے دیکھ چکی ہوں۔ (نوکر سے) میرا پنکھا!

پہلا نصرانی۔ مگر وہ بالکل سچے معجزے دکھاتا ہے۔ چنانچہ گلیل کے ایک مشہور قصبہ میں اُس نے ایک شادی کی محفل میں پانی کو شراب میں تبدیل کر دیا۔ یہ اُن لوگوں کی زبانی معلوم ہوا ہے، جو خود وہاں موجود تھے اور اُس نے دو جذامیوں کو جو شہر کفر نحوم کے دروازہ پر بیٹھے تھے اپنی لمس سے اچھا کر دیا۔

دوسرا نصرانی۔ نہیں تو کفر نحوم میں تو اُس نے دو اندھوں کو اچھا کیا تھا۔

پہلا نصرانی۔ نہیں، جذامیوں کو۔ مگر ہاں اُس نے بہت سے اندھوں کو بھی اچھا کیا ہے، اور وہ ایک پہاڑ پر فرشتوں سے گفتگو کرتے ہوئے بھی دیکھا گیا ہے۔

ایک صدوقی۔ فرشتوں کا وجود ہی نہیں ہے۔

سلمیٰ

ایک فریسی۔ فرشتوں کا وجود تو ہے، مگر میں یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ اس شخص نے اُن سے گفتگو کی ہے۔

پہلا نصرانی۔ لیکن ایک جم غفیر نے اُس کو فرشتوں سے باتیں کرتے دیکھا ہے۔

صدوقی۔ غلط، محض جھوٹ۔

ھیرودیس۔ توبہ! اِن لوگوں کی بکواس سے میرا ناک میں دم آگیا (نوکر سے) پنکھا (نوکر پنکھا دیتا ہے) تمہاری شکل افیونیوں کی سی معلوم ہوتی ہے، ہر وقت اونگھتے رہتے ہو۔ یہ مریضوں کا کام ہے (نوکر کو پنکھے سے مارتی ہے)

دوسرا نصرانی۔ ایک اور معجزہ بھی ہے جو جائروس کی لڑکی کے بارے میں ہے۔

پہلا نصرانی۔ اُس سے بھلا کون منکر ہو سکتا ہے؟

ھیرودیس۔ یہ سب کے سب دیوانے ہو گئے ہیں، چاند کو ہر وقت دیکھتے رہتے ہیں، ان کو خاموش رہنے کا حکم دو۔

ھیرودیہ۔ جائروس کی لڑکی والا معجزہ کیا ہے؟

سلمیٰ

پہلا نصرانی - جائروس کی لڑکی مرگئی تھی، اُس نے اس کو دوبارہ زندہ کر دیا۔

ھیرودیہ - تو کیا وہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیتا ہے؟

پہلا نصرانی - جی ہاں۔ حضور وہ مُردوں کو بھی زندہ کرتا ہے!

ھیرودیہ - میں اس کو پسند نہیں کرتا، اس بات کی ممانعت کر دینی چاہیئے۔ اُس کو تلاش کر کے اُس سے کہدو کہ مُردوں کو زندہ کرنے کی اجازت میں کسی کو نہیں دیتا، وہ آجکل کہاں ہے؟

دوسرا نصرانی - حضور وہ ہر جگہ ہے مگر اُس کا ملنا دشوار ہے۔

پہلا نصرانی - سُنا ہے کہ اس وقت وہ سامریہ میں ہے۔

ایک یھودی - اگر سامریہ میں ہے تو یقیناً وہ مسیح نہیں۔ سامری لوگ ملعون ہیں، وہ کبھی عبادت گاہ پر قربانی نہیں چڑھاتے۔ مسیح سامریوں میں کبھی نہیں آئیگا۔

دوسرا نصرانی - کچھ عرصہ ہوا وہ سامریوں سے رخصت ہوا ہے غالباً آجکل وہ یروشلم کے قرب و جوار میں ہے۔

پہلا نصرانی - نہیں وہ وہاں ہرگز نہیں ہے، میں یروشلم سے ابھی واپس آیا

امحاضرین۔ قیصر! قیصر!!
ھرودیہ۔ دیکھو تمہاری لڑکی کا رنگ کس قدر زرد ہے۔
ھرودیس۔ تم کو اس سے کیا غرض، ہونے دو، زرد ہے تو۔
ھرودیہ۔ میں نے اس کو اتنا زرد کبھی نہیں دیکھا۔
ھرودیس۔ تم کو اُس کی طرف نگاہ اُٹھانی ہی نہیں چاہیئے۔
یوقنان کی آواز۔ اُس روز سورج زلف سیاہ کی مانند کالا ہوجائیگا
ر چاند خون کبوتر کی طرح سُرخ۔ ستارے پُختہ انجیروں کی طرح آسمان سے ٹوٹ ٹوٹ کر
نے لگیں گے، اور دُنیا پر حکومت کرنے والے پناہ مانگیں گے۔
ھرودیس۔ میرا جی چاہتا ہے کہ ذرا اس دن کو دیکھوں جبکہ اس کی
پیشینگوئی کے مطابق چاند خون کبوتر کی طرح سُرخ ہوجائیگا، اور ستارے
پختہ انجیروں کی طرح آسمان سے ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگیں گے۔ یہ پیغمبر بدمست
شرابیوں کی طرح بکا کرتا ہے۔ مگر مجھے اس کی آواز سے نفرت ہے، اس کو
خاموش رہنے کا حکم دو۔
ھرودیہ۔ میں اس بات کا حکم ہرگز نہیں دوں گا! حالانکہ اس کی
باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں، مگر ممکن ہے یہ فال نیک ہو۔

ھیرودیس۔ مجھے فال پر اعتقاد نہیں، وہ شرابیوں کی طرح محض ہزیان بک رہا ہے۔

ھیرودیہ۔ ممکن ہے وہ "شرابِ حق" سے سرشار ہو۔

ھیرودیس۔ "شرابِ حق"! ہیں، یہ کونسی شراب ہے، کس باغ کے انگوروں سے نکلتی ہے، اور کس میخانہ میں کشید کی جاتی ہے؟

ھیرودیہ۔ (سلمیٰ کے نظارہ میں محو ہے) طجی لینوس، تم نے اپنے روم کے دورانِ قیام میں کبھی قیصر کو بھی اس کے متعلق کچھ کہتے سُنا تھا؟

طجی لینوس۔ کس کے متعلق۔ حضور؟

ھیرودیہ۔ کس کے متعلق؟ ہاں میں نے تم سے کچھ پوچھا تھا کیا پوچھا تھا مجھے قطعاً یاد نہیں۔

ھیرودیس۔ تم پھر میری لڑکی کو گھورے جا رہے ہو، میں نے کہا تھا کہ اس کی طرف نہ دیکھو۔

ھیرودیہ۔ تم کو سوائے اس کے اور کچھ کہنا ہی نہیں آتا۔

ھیرودیس۔ میں پھر وہی کہوں گی۔

ھیرودیہ۔ اور معبد کی بحالی کے بارے میں بھی کچھ ہو گا کہ نہیں؟

سلمیٰ

جس کے لئے لوگوں میں اس قدر سرگوشیاں ہو رہی ہیں۔ سنا ہے کہ معبد کا غلاف غائب ہوگیا۔

ھرودیس۔ تمہیں نے تو چرایا ہے، اور اب اجنبیوں کی طرح باتیں کرتے ہو، اب میں یہاں نہیں ٹھہر سکتی، اندر چلو۔

ھرودیہ۔ مجھے اپنا ناچ دکھا۔

ھرودیس۔ میں اس کو ہرگز ناچنے نہ دوں گی۔

سلمیٰ۔ حضور! اس وقت میرا ناچنے کو جی نہیں چاہتا۔

ھرودیہ۔ سلمیٰ، دختر ہرودیس! ناچ سے میرا دل بہلا۔

ھرودیس۔ اس کو مت چھیڑو۔

ھرودیہ۔ سلمیٰ میں تجھکو ناچنے کا حکم دیتا ہوں۔

سلمیٰ۔ حضور! میں نہیں ناچوں گی۔

ھرودیس۔ (قہقہہ لگا کر) دیکھا وہ تمہارا حکم کیسا مانتی ہے!

ھرودیہ۔ اُس کا جی چاہے تو ناچے، مجھے کچھ ایسا زیادہ اشتیاق نہیں ہے، اس کا رقص میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ آج کی شب میں مسرور ہوں، میں نے اس سے قبل کبھی اتنی مسرت محسوس نہیں کی۔

سلمیٰ

پہلا سپاہی ۔ بادشاہ کچھ اداس معلوم ہوتا ہے کیوں؟

دوسرا سپاہی ۔ ہاں کچھ اداسی چھائی ہوئی ہے ۔

ہرودیہ ۔ اور میں جتنا بھی خوش ہوں کم ہے ۔ قیصر جو دنیا کا فرمانروا
ہے، جو ہر شے کا مالک و مختار ہے، وہ مجھ پر مہربان ہے۔ اس نے مجھ کو
بہت سے بیش قیمت تحفے بھیجے ہیں، اور شاہ قبادوسیہ کو جو میرے خون کا
پیاسا ہے بلا بھیجنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ شاید اس کو روم میں بلا کر صلیب
دیدی جائیگی کیونکہ قیصر جو چاہے کر سکتا ہے۔ وہ ہم سب کا آقا ہے
اس لئے میری خوشی بجا ہے۔ دنیا کی کوئی ہستی میری مسرت کو برباد نہیں کر سکتی۔

یوحنان کی آواز ۔ وہ اسی تخت پر اپنی ارغوانی خلعت پہنے بیٹھا ہوگا
اس کے ہاتھ میں معصیت سے پُر ایک سونے کا پیالہ ہوگا، اور خداوند کے
فرشتے اس کو ماریں گے اور کیڑے اس کو کھا ڈالیں گے ۔

ہیرودیس ۔ سنا تم نے، وہ کہتا ہے کہ کیڑے تم کو کھا ڈالیں گے۔

ہرودیہ ۔ مجھے نہیں کہہ رہا ۔ میرے خلاف اس نے کبھی ایک
لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا ۔ وہ شاہ قبادوسیہ کے متعلق کہہ رہا تھا
جو میرا دشمن ہے ۔ اس کو یقیناً کیڑے کھائیں گے ۔ اس پیغمبر نے

سی

ں میری بُرائی نہیں کی، سوائے اِس کے کہ میں نے اپنے بھائی کی بیوی
ساتھ شادی کرنے میں بڑا گناہ کیا، سو اُس کا یہ خیال شاید درست
، کیونکہ تم واقعی بانجھ ہو۔

ھیرودیس۔ میں بانجھ ہوں میں ؟ اور اُس شخص کے منہ سے یہ
فاظ سن رہی ہوں، جو ہر وقت میری لڑکی کو گھورا کرتا ہے، اور جس نے
بھی ابھی اپنی دلبستگی کے لئے اُس سے ناچنے کی درخواست کی ہے۔
تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے، میری تو ایک لڑکی موجود ہے۔ تمہاری
لبتہ کوئی اولاد نہیں کنیزوں سے بھی نہیں، بانجھ تو تم ہو میں نہیں
ہوں۔

ھیرودیہ۔ چُپ رہو، میں کہہ رہا ہوں کہ تم بانجھ ہو، تم سے میری
کوئی اولاد نہیں اور پیغمبر کہتا ہے کہ ہمارا نکاح درست نہیں، وہ یہ بھی کہتا
ہے کہ اس شادی کے نتیجے خراب ہوں گے۔ مجھے پُورا یقین ہے کہ وہ سچ
کہتا ہے۔ مگر خیر، اس تذکرہ کو جانے دو۔ میں اس وقت متردّد ہونا نہیں
چاہتا، واقعی میں بہت مسرور ہوں، آخر میرے ہاں کس چیز کی کمی ہے ؟

ھیرودیس۔ میں بہت خوش ہوں کہ تمہاری طبیعت آج اس قدر

جولانیوں پہ ہے، اور یہ ایک غیر معمولی بات ہے، مگر اب بہت دیر ہو چکی، آؤ اندر چلیں۔ تم کو یاد ہے یا نہیں، علی الصباح ہمیں شکار کو جانا ہے۔ قیصر کے سفیروں کی ہر طرح خاطر ہونی چاہیئے۔

دوسرا سپاہی۔ بادشاہ کے چہرہ کا رنگ کس قدر ہیبتناک ہو رہا ہے۔

• پہلا سپاہی۔ ہاں بے حد ہیبتناک ہے۔

• ھرودیہ۔ سلمیٰ، سلمیٰ، میں تجھ سے التجا کرتا ہوں، میرے خوش کرنے کے لیے تو ناچ، میں آج بے انتہا افسردہ ہو رہا ہوں۔ جب میں یہاں آیا تھا تو میرے قدم خون میں پڑ گئے تھے جو بدشگونی ہے۔ میں نے ہوا میں بھاری پروں کی آواز سنی تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا آخر اس کے کیا معنی ہیں۔ بے انتہا افسردہ ہو رہا ہوں۔ سلمیٰ میری خاطر سے اپنا ناچ دکھا دے میں التجا کرتا ہوں۔ اگر تو اپنے ناچ سے مجھے خوش کر دیگی تو منھ مانگی مراد پائیگی۔ ہاں پیاری سلمیٰ ناچ اور جو تیرا جی چاہے مجھ سے مانگ لے، میں تجھ کو اپنی آدھی سلطنت بھی دینے کو تیار ہوں۔

سلمیٰ۔ (اُٹھ کر) حضور کیا آپ سچ فرماتے ہیں۔ جو کچھ میں مانگونگی مجھ کو ملے گا؟

سلمیٰ

ہیرودیس - بیٹی ہرگز نہ ناچیو -

ہیرودیہ - ہاں جو دل چاہے مانگ، چاہے میری آدھی سلطنت لے -

سلمیٰ - حضور کیا آپ قسم کھاتے ہیں -

ہیرودیہ - ہاں سلمیٰ! میں قسم کھاتا ہوں!

ہیرودیس - ہرگز نہ ناچیو میری پیاری بیٹی -

سلمیٰ - آپ کس کی قسم کھاتے ہیں؟

ہیرودیس - اپنی جان، اپنے دیوتاؤں اور اپنے تاج کی، جو کچھ تو مانگے گی تجھ کو دوں گا۔ اگر تو صرف ایک مرتبہ بھی اپنے ناچ سے مجھے محظوظ کر دے اپنی آدھی سلطنت بھی تیرے حوالے کر دوں سلمیٰ، سلمیٰ مجھے اپنا ناچ دکھا دے -

سلمیٰ - یاد رہے سرکار آپ قسم کھا چکے ہیں -

ہیرودیس - ہاں سلمیٰ میں قسم کھا چکا ہوں -

سلمیٰ - جو کچھ میں مانگوں گی مجھ کو ملے گا؟ آپ کی آدھی سلطنت بھی؟

ہیرودیس - سلمیٰ - میری بات مان، اور ناچنے سے انکار کر دے

ہیرودیہ - ہاں میری آدھی سلطنت بھی۔ سلمیٰ اگر تو چاہے تو ابھی

ایک ملکہ بن سکتی ہے۔ اُفوہ، یہاں کیسی سردی ہے، کتنی خنک ہوا ہے اور
ہوا میں پروں کی آواز کہاں سے آرہی ہے، معلوم ہوتا ہے کوئی سیاہ قوی الجثہ
پرندہ شہ نشین پر منڈلا رہا ہے، لیکن نظر کیوں نہیں آتا، اس کے پروں کی آواز
ہیبتناک ہے، ہوا سرد ہے مگر نہیں نہیں سرد نہیں بلکہ گرم ہے، میرا دم گھٹا
جا رہا ہے، میرے ہاتھوں پہ پانی ڈالو اور مجھے برف کھلاؤ، میری قبا کے بند
ڈھیلے کرو۔ جلدی، نہیں نہیں، اس کو رہنے دو۔ میرا پھولوں کا ہار مجھے
تکلیف دے رہا ہے، پھول اس وقت دہکتے ہوئے انگارے معلوم ہوتے ہیں کہ
میری پیشانی پھٹی جاتی ہے (ہار کو نوچ کر پھینک دیتا ہے) ہاں! اب ذرا سکون
ہوا، ان پھولوں کی پتیاں کیسی سرخ ہیں! ایسا معلوم ہوتا ہے کسی کپڑے
پر خون کے چھینٹے پڑے ہوئے ہیں۔ خیر جانے دو۔ ہر چیز سے شگون لینا بھی
اچھا نہیں، زندگی اس طرح دوبھر ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر یہ کہا جائے تو زیبا ہے
کہ خون کے چھینٹے بھی ایسے ہی بھلے معلوم ہوتے ہیں جیسے گلاب کی پتیاں، اور
شاید یہ کہنا اور زیادہ مناسب ہوگا کہ ــــــ مگر خیر اس ذکر کو چھوڑو۔ میں
کتنا خوش نصیب ہوں، بے انتہا خوش نصیب۔ تمہیں بتاؤ مجھے سہرا
پہننے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ تمہاری لڑکی آج میری خاطر سے ناچنے کے لئے

ہے سلمیٰ تو وعدہ کر چکی ہے نا؟

ھیرودیس۔ میں اس کو ہرگز نہ ناچنے دوں گی۔

سلمیٰ۔ سرکار میں ناچونگی۔

ھیرودیہ۔ سُنا تمہاری لڑکی کیا کہتی ہے؟ وہ ناچنے کے لئے تیار ہے۔

ں! یقیناً تو بڑی ہوشمند ہے، اور رقص کے بعد جو کچھ تیرا جی چاہے مجھ سے

ل مانگ چاہے میری آدھی سلطنت بھی، میں قسم کھا چکا ہوں، کیا میں

ٹ بولتا ہوں؟

سلمیٰ۔ ہاں آپ قسم کھا چکے ہیں۔

ھیرودیہ اور میں نے آج تک اپنی قسم نہیں توڑی، میں اُن لوگوں

نہیں ہوں جو عہد شکنی کیا کرتے ہیں۔ میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ اپنے وعدہ

خردم تک قایم رہتا ہوں اور میرا وعدہ شاہی وعدہ ہوتا ہے۔ شاہ قبادہ

ٹ بولنے کا عادی ہے لیکن وہ حقیقی بادشاہ بھی تو نہیں ہے، اُس نے میرا قرضہ اب تک

نہیں کیا، اُس نے میرے قاصدوں کی توہین کی اور اُس نے میرے متعلق ایسے جملے کسے

جواب تک میرے دل میں کانٹوں کی طرح کھٹک رہے ہیں، مگر جب وہ روم

جائیگا تو قیصر اُس کو صلیب دیگا اور ضرور دیگا۔ ورنہ ٹیلے تو اُسے

سلمیٰ

مرنا ہی ہے، اور پیغمبر کے قول کے مطابق کیڑے اُسے چٹ کر جائیں گے۔ ہاں سلمیٰ

اب کس کا انتظار ہے؟

سلمیٰ۔ میں صرف اپنی کنیزوں کی منتظر ہوں کہ وہ میرے سات نقاب

اور عطریات لے آئیں اور میری پاپوش اُتار دیں (کنیزیں سات نقاب اور

عطردان لیکر حاضر ہوتی ہیں اور اُس کی پاپوش اُتار لیتی ہیں)

ھیرودیہ۔ اچھا تو برہنہ پا رقص کریگی! بہت خوب! تیرے نازک پاؤں سفید

قمریوں کی مانند نظر آئیں گے! یا اُن نازک پھولوں کی طرح معلوم ہوں گے جو

فضا میں رقصاں نظر آتے ہیں ——— ہیں ہیں! دیکھو خون ہے، دیکھو زمین پہ

خون پھیلا ہوا ہے، تمہیں خون پر ہرگز نہ ناچنا چاہیئے، یہ بدشگونی ہے۔

ھیرودیس۔ تمہیں اِس سے کیا غرض اگر وہ خون پر ناچے، تم تو خون میں

اچھی طرح نہا چکے ہو۔

ھیرودیہ۔ مجھے اِس سے کیا غرض؟ دیکھو چاند خون کی طرح سُرخ

ہوگیا۔ پیغمبر کی پیشین گوئی سچ تھی، اُس نے کہا تھا کہ چاند خون کی طرح سُرخ

ہوجائیگا، تم سب سُن رہے تھے اور اب دیکھو چاند بالکل خون کی طرح سُرخ ہوگیا

دیکھتی ہو یا نہیں؟

هیرودیس۔ ہاں ہاں، میں خوب دیکھ رہی ہوں، اور تارے بھی بجھے
دوں کی طرح آسمان سے گر رہے ہیں، اور سورج بھی ریت کی طرح سیاہ ہو رہا
ہا اور دنیا کے حکمراں خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ کم از کم اتنا تو سب دیکھ
تے ہیں۔ پیغمبر نے اپنی تمام عمر میں یہی ایک بات سچی کہی تھی۔ دنیا کے
راں خوفزدہ ہیں۔ چلو، اندر چلیں۔ ورنہ یہ لوگ تمہیں دیوانہ مشہور
یں گے، میری بات مانو اور اندر چلو۔

یوقنان کی آواز۔ یہ کون ہے، جو ادوم سے آ رہا ہے اور یہ کون ہے
بوزرا سے آ رہا ہے، جس کا لبادہ ارغوانی ہے، جس کا حسن زرق برق
س سے دوبالا ہو رہا ہے اور جو اپنی شوکت اور عظمت کے نشے میں چور
ہوتا چلا آتا ہے، تیرا لباس قرمزی رنگ میں کیوں رنگا ہوا ہے؟

هیرودیس۔ چلو اندر چلیں۔ اس شخص کی آواز۔ مجھے دیوانہ بنا
ی ہے۔ اگر وہ برابر اسی طرح چلاتا رہا تو میں اپنی بیٹی کو ہرگز نہ ناچنے دوں گی اور اگر تم بھی اس کو
سی طرح گھورتے رہے تو بھی میں اُسے نہ ناچنے دوں گی۔ غرض یہ کہ میں اُسے کسی طرح بھی ناچنے نہ دوں گی۔

هیرود۔ بیٹھی رہو، میری محبوبہ بیوی! میری ملکہ! آخر اٹھ جانے
سے کیا حاصل ہوگا، جب تک اس کا رقص ختم نہ ہوگا میں اندر نہیں جاؤں گا۔

ناچ سلمیٰ، ناچ۔

ھیرودیس۔ نہ ناچ بیٹی!

سلمیٰ۔ سرکار، میں تیار ہوں۔

(اپنا رقص ہفت نقاب شروع کرتی ہے)

ھیرودیہ۔ واہ! واہ! خوب! دیکھا تمہاری لڑکی آخر میرے کہنے سے ناچی، ادھر آ سلمیٰ نزدیک آ تاکہ میں تجھے انعام دوں، میں ناچنے والوں کو خاطر خواہ انعام دیا کرتا ہوں، میں تجھکو شاہانہ انعام دوں گا، تو منہ مانگی مراد پائیگی، بول کیا چاہتی ہے؟

سلمیٰ۔ (مؤدبانہ طور پر دوزانو ہو کر) میں چاہتی ہوں کہ ایک چاندی کے طشت میں فوراً ......!

ھیرودیہ (ہنستے ہوئے) چاندی کے طشت میں؟ یقیناً چاندی ہی کے طشت میں۔ کیسی دلکش صورت ہے! ہاں تو چاندی کے طشت میں تو کیا چاہتی ہے حسین سلمیٰ تو یہودیہ کی تمام لڑکیوں سے زیادہ جمیل ہے، بتا چاندی کے طشت میں تو کیا چاہتی ہے؟ جو کچھ تو مانگیگی تجھ کو ملے گا۔ میرے سارے خزانہ کی اب تو ہی مالک ہے، بتا تو کیا چاہتی ہے!

سلمیٰ

سلمیٰ۔ (اُٹھ کر) یوقنان کا سر!

ہرودیس۔ شاباش بیٹی، یہ خوب کہا۔

ہرودیہ۔ نہیں نہیں۔

ہرودیس۔ شاباش بیٹی! یہ تو نے خوب کہا۔

ہرودیہ۔ سُن سلمیٰ، تُو مجھ سے یہ نہ مانگ، تو اپنی ماں کی بات نہ سُن

وہ تجھ کو ہمیشہ بُرا مشورہ دیتی ہے، اُس کی پرواہ نہ کر۔

سلمیٰ۔ میں اپنی ماں کا کہنا نہیں کر رہی، میں محض اپنی مرضی سے

چاندی کے طشت میں یوقنان کا سر طلب کر رہی ہوں، تم قسم کھا چکے ہو

ہرودیہ اپنی قسم کو نہ بھولو۔

ہرودیہ۔ میں جانتا ہوں کہ میں اپنے دیوتاؤں کی قسم کھا چکا ہوں،

لیکن سلمیٰ، میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو کوئی اور چیز طلب کر میری آدھی

سلطنت مانگ لے میں بخوشی دیدوں گا، مگر یہ چیز طلب نہ کر۔

سلمیٰ۔ میں یوقنان کا سر طلب کرتی ہوں۔

ہرودیہ۔ نہیں نہیں، میری مرضی نہیں۔

سلمیٰ۔ ہرودیہ تم قسم کھا چکے ہو۔

سلمیٰ۔

ھیرودیس۔ ہاں، تم قسم کھا چکے ہو، سب نے سنا ہے اور تم نے سب کے سامنے قسم کھائی تھی۔

ھیرودیہ۔ خاموش، میں تجھ سے ہم کلام نہیں۔

ھیرودیس۔ میری لڑکی نے خوب کیا کہ یوحنان کا سر مانگا، اُس نے مجھ پر صلواتوں کی بھرمار کر رکھی تھی، وہ میرے متعلق کریہہ باتیں کہتا رہا ہے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ سلمیٰ کو اپنی ماں سے کس قدر محبت ہے، بیٹی اپنی ضد پر اڑی رہو، بادشاہ قسم کھا چکا ہے۔

ھیرودیہ۔ خاموش رہو، مجھ سے کلام نہ کرو۔ آہ سلمیٰ سوچ سمجھ کر بات کر۔ میں کبھی تیرے ساتھ درشتی سے پیش نہیں آیا، میں ہمیشہ تجھ سے محبت کرتا رہا ہوں، بلکہ شاید میں نے تجھے حد سے زیادہ عزیز رکھا، اس لئے مجھ سے یہ نہ طلب کر، یہ بہت خطرناک ہے، یقیناً تو مذاق کر رہی ہے۔ ایک مُردہ آدمی کا سر جو اُس کے تن سے جُدا کر دیا گیا ہو کریہہ المنظر ہوتا ہے۔ کنواری لڑکیوں کو اس قسم کی چیزیں ہرگز نہ دیکھنی چاہیئے ہیں، آخر تجھے اس سے کیا لطف حاصل ہوگا؟ نہیں نہیں تو یہ طلب نہیں کرتی، سُن میرے پاس ایک بہت بڑا زمرد ہے جو قیصر کی محبوبہ نے مجھ کو بھیجا تھا، اگر تو اُس میں

دیکھے تو تجھے دور دور کی چیزیں نظر آئیں گی۔ قیصر جب کبھی سرکس جاتا ہے تو اس قسم کا زمرد اپنے پاس رکھتا ہے لیکن میرا زمرد اس سے بڑا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرا زمرد اس سے بڑا ہے، دنیا میں اس سے بڑا زمرد نایاب ہے تو ضرور اسے پسند کرے گی، مجھ سے مانگ لے اور میں تجھے دیدوں گا۔

سلمیٰ۔ میں یوقنان کا سر طلب کرتی ہوں۔

ھیرودیہ۔ تو نہیں سن رہی، ذرا میری بات سن تو سہی۔

سلمیٰ۔ یوقنان کا سر!

ھیرودیہ۔ نہیں نہیں، تو ہرگز یہ طلب نہ کرے گی، محض میرے چھیڑنے کے لئے یہ کہہ رہی ہے کیونکہ میں برابر تجھ کو گھور رہا ہوں۔ فی الحقیقت آج شام کو میں تجھے برابر گھور رہا ہوں، تیرا حسن مجھے گھائل کئے دیتا تھا، اور میں تیری طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا تھا، مگر اب میں تیری طرف کبھی نظر نہ اٹھاؤں گا۔ انسان کو کبھی کسی کی طرف نہ دیکھنا چاہیئے، صرف آئینہ میں دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ آئینے ہماری اصلیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اُفوہ، لاؤ شراب لاؤ، مجھے پیاس لگ رہی ہے۔ سلمیٰ سلمیٰ، آؤ، ہم مصالحت کر لیں۔ آہ، میں کیا کہنے والا تھا نہ معلوم میں کیا رہا تھا، ہاں، یاد آ گیا! سلمیٰ ذرا نزدیک آ، میرا گمان ہے کہ

کہ تو میری بات سن سکے گی۔ سلمیٰ! تو نے میرے اُن سفید موروں کو دیکھا ہے جو سرو و صنوبر کے سایہ میں پھرتے رہتے ہیں، اُن کی چونچوں پر سونے کا پترا چڑھا ہوا ہے، اور جو دانہ اُن کو کھلایا جاتا ہے اُس پر بھی سونا چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اُن کے پنجے ارغوانی ہیں، اُن کی جھنکار سے مینہ برسنے لگتا ہے، اور جب وہ اپنی دُمیں پھیلاتے ہیں تو ماہتاب بادلوں کے پردے سے جھانکنے لگتا ہے۔ ایک ایک کر کے اُن کے جوڑے صنوبر کے نیچے سے گذرتے ہیں، اور ہر جوڑے کی نگہداشت کے لئے ایک غلام مامور ہے، کبھی وہ درختوں پر اُڑ کر جا بیٹھتے ہیں، اور کبھی جھیل کے گرد طواف کرتے ہیں، اور کبھی مرغزاروں میں چھپ جاتے ہیں۔ دُنیا میں ان سے زیادہ خوبصورت پرندے نہیں ہیں۔ نہ کسی بادشاہ کے پاس اِس قسم کے پرندے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ قیصر کے پاس بھی ان سے زیادہ خوبصورت پرندے نہیں ہیں۔ میں تجھ کو اپنے پچاس مور دیدوں گا، وہ تیرے پیچھے پیچھے پھرا کریں گے، اور اُن کے درمیان تو ایسی معلوم ہوگی جیسے کسی بڑے بادل میں ماہتاب۔ میرے پاس صرف سو مور ہیں، وہ سب کے سب تجھ کو دے دوں گا، دنیا کے کسی بادشاہ کے پاس ایسے مور نہیں، میں تجھے سب کے سب دیدوں گا، لیکن تو مجھے اس قسم

ملدوش کر دے اور اپنے سوال سے دست بردار ہو جا۔

(جام خالی کرتا ہے)

سلمیٰ۔ مجھے یوقنان کا سر چاہیئے۔

ھیرودیس۔ شاباش بیٹی! اور تم اپنے موروں سمیت ذلیل معلوم

ہو رہے ہو۔

ھیرودیہ۔ خاموش۔ تم ہر وقت درندوں کی طرح چلایا کرتی ہو تمہاری آواز مجھے ناگوار ہے چپ رہو، میں کہتا ہوں..... سلمیٰ — ذرا غور کر تو کیا کر رہی ہے۔ یہ شخص خدا کا بھیجا ہوا اور بڑا پاکباز ہے خدا نے اپنے پاک اور مقدس ہاتھوں سے اس کو چھوا ہے، خدا نے اس کے نطق کو خوفناک الفاظ سے بھر دیا ہے۔ محلوں میں اور ریگستانوں میں خدا برابر اس کے ساتھ رہتا ہے —— کم از کم اس کا امکان ضرور ہے۔ واللہ عالم مگر ممکن ہے خدا اس کے ساتھ ہو۔ علاوہ بریں اگر وہ مر گیا تو اندیشہ ہے کہ مجھ پر کوئی آفت نہ نازل ہو جائے۔ بہر کیف یہ اس نے خود ہی کہا تھا کہ جس دن وہ مریگا تو کسی نہ کسی شخص پر کوئی مصیبت ضرور پڑیگی، اور ظاہر ہے کہ یہ مصیبت مجھ پر ہی پڑیگی۔ تجھے یاد ہوگا کہ جب میں یہاں داخل ہوا تھا تو میرے

پاؤں خون پر پڑ گئے تھے، اور میں نے ہوا میں بھی بڑے بڑے پروں کی آواز سُنی تھی، ان کے علاوہ اور بھی بہت سی منحوس علامتیں ظاہر ہوئی تھیں، مگر اس وقت مجھے ان کا خیال نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ کچھ بلائیں اور بھی تھیں اگرچہ میں نے ان کو دیکھا نہیں سلمیٰ اچھا یہ بتا کیا تو چاہتی ہے کہ میں کسی بلا میں گرفتار ہو جاؤں؟ ...... نہیں تو اس کو کبھی گوارا نہیں کر سکتی، اچھا تو پھر میری بات سُن۔

سلمیٰ۔ مجھے یوقنان کا سر دو۔

ھیرودیہ ۔ آہ! تو میری بات نہیں سُنتی، ذرا صبر کر۔ دیکھ میں کتنی نرمی سے بول رہا ہوں۔ سُن میرے پاس نایاب جواہر پوشیدہ ہیں جن سے تیری ماں بھی لاعلم ہے، میرے پاس سچے موتیوں کا ایک چولڑا ہار ہے! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پچاس چاندوں کو ایک سنہری جال میں پکڑ لیا گیا ہے یا یہ کہ ان کو نقرئی شعاعوں میں پرو لیا گیا ہے۔ ایک ملکہ کے بلّوری سینہ کو یہ زینت دے چکا ہے اور جب تو بھی اس کو پہنیگی تو ایک حسین وجمیل ملکہ معلوم ہوگی۔ میرے پاس دو طرح کے مرطیس ہیں، ایک سیاہ جیسے خالص شراب اور دوسرا سرخ جیسے پانی میں ملی ہوئی شراب، مختلف رنگ کے عقیق ہیں، جن میں سے بعض بالکل زرد ہیں شیر کی آنکھوں کی طرح، بعض سُرخ ہیں جنگلی کبوتر کی آنکھوں کی طرح، اور بعض

یں بلّی کی آنکھوں کی طرح۔ میرے پاس الماس ہیں جو ہمیشہ برف کی طرح
رہتے ہیں، وہ انسان کے دماغ کو کند کر دیتے ہیں اور ہمیشہ سایہ سے گھبراتے
میرے پاس سنگ سلیمانی ہیں جو مردہ عورت کی پتلیوں کی مانند ہیں، میرے
سنگ قمر ہیں جو چاند کی ضیا میں پاکر دمکنے لگتے ہیں اور سورج کی شعاع سے
پڑ جاتے ہیں، میرے پاس بیضۂ مرغ کے برابر نیلم ہیں جن میں سمندر لہراتے
تے ہیں، ایسے سمندر جن کی موجوں کو چاند کبھی منتشر نہیں کر سکتا۔ میرے پاس
پکھراج ہیں، سبز ہیں، عقیق ہیں اور طرح طرح کے ہیرے ہیں، میں سب تجھ کو دیدوں گا، اور
ن کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں دیدوں گا۔ جزائر الہند کے بادشاہ نے
ے ابھی حال ہی میں چار پنکھے بھیجے ہیں جو طوطوں کے پروں سے تیار کئے گئے ہیں،
ر شہنشاہ نیومیڈیہ نے شتر مرغ کے پروں کی ایک خلعت بھیجی ہے۔ میرے
یں ایک قسم کا بلور ہے جس میں عورتوں کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے، نہ اسکو
نوجوان مرد دیکھ سکتے ہیں جب تک کہ وہ بید سے خوب پٹ نہ لیں۔ میرے پاس
سیپ کا ایک چھوٹا سا صندوق ہے جس میں تین خاص قسم کے پتھر ہیں جنت کی خاصیت
یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان کو اپنی پیشانی پر لگا لے تو وہ ایسی چیزوں کا تصور
کر سکتا ہے جن کا وجود بھی نہ ہو، اور اگر ان کو ہاتھ میں لے لے تو وہ عورتوں کو

بانجھ بنا سکتا ہے۔ یہ سب بیش بہا خزانے ہیں، ان کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ہیں۔ آبنوس کے ایک صندوق میں دو عنبر کے پیالے ہیں، وہ سنہرے سیبوں کے مانند ہیں۔ ان کی یہ خاصیت ہے کہ اگر ان میں کوئی دشمن زہر ڈال دے تو وہ چاندی کے سیبوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ایک اور عنبر کا صندوق ہے جس میں بلور کی زیر پائیاں ہیں، میرے پاس قبائیں ہیں جو مقام سیریز سے آئی ہیں اور جڑاؤ چوڑیاں ہیں جو فرات سے منگوائی ہیں ـــــ سلمیٰ بتا تو اس سے زیادہ اور کیا چاہتی ہے، سوائے ایک چیز کے جو کچھ تو مانگے گی میں دینے کے لئے تیار ہوں، میں اپنی ہر ایک چیز تجھ کو دیدوں گا، سوائے ایک شخص کی جان کے۔ میں کاہن اعظم کی قبا بھی دیدوں گا، تجھ کو معبد کا غلاف بھی دیدوں گا ـــــ!!

یھودی۔ اُف، ارے۔

سلمیٰ۔ مجھے یوقنان کا سر دو۔

ھرودیہ (مضمحل ہو کر کرسی میں گرتے ہوئے) اچھا اس کو سر دیدیا جائے۔ حقیقت میں یہ ہو بہو اپنی ماں کی بیٹی ہے (پہلا سپاہی قریب آتا ہے۔ ہرودیس حاکم کے ہاتھ سے قتل والی انگوٹھی اتار اس کو دیتی ہے، وہ اس کو سید صاجلاد کے پاس لے جاتا ہے جلاد حیرت زدہ ہو جاتا ہے) میری انگوٹھی

لے گیا؟ میرے داہنے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی، میرا جام شراب سے
ب بھرا تھا ــــ کون پی گیا؟ میرے اوپر ضرور کوئی نہ کوئی بلا نازل ہو گی
قصرِ تاریک میں داخل ہوتا ہے) افسوس، آخر میں نے قسم کیوں کھائی۔
ہوں کو کبھی قسم نہیں کھانی چاہیئے، اگر وہ اپنی قسم پوری کرتے ہیں تو
مصیبت ہے اور نہیں کرتے تو بھی۔

ھر ودیس۔ میری لڑکی نے بہت خوب کیا۔

ھر ودیہ۔ مجھے یقین ہے کہ مجھ پر ضرور کوئی آفت نازل ہونیوالی ہے۔
سلمیٰ (قصرِ تاریک کے قریب جا کر کچھ سننے کی کوشش کرتی ہے) کوئی
نہیں آتی۔ آخر یہ شخص چلاتا کیوں نہیں؟ آہ! اگر کوئی شخص مجھے
کرنے کی کوشش کرتا تو میں تو ضرور شور مچاتی۔ اپنے آپ کو بچانے کی
ن کوشش کرتی اور ہرگز مرنے کو تیار...... وار کر نعمان وار کر! میں
دیتی ہوں ــــ نہیں کوئی آواز نہیں آتی۔ ایک خوفناک سکوت چھایا
ہے۔ آہا، کسی چیز کے زمین پر گرنے کی آواز آئی، یہ تو جلاد کی تلوار
م ہوتی ہے۔ خوف کے مارے تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ یہ غلام بزدل ہے
سپاہیوں کو بھیجا جائے (ہیرودیس کے خدمت گار کو دیکھتی ہے اور اس سے

مخاطب ہوتی ہے) ادھر آ، او! تو مرنے والے شامی کا دوست تھا۔ ہیں؟
سُن ابھی مرنے والوں کی کافی تعداد نہیں ہوئی۔ سپاہیوں کے پاس جا
اور میری طرف سے حکم دے کہ جس چیز کی میں طلبگار ہوں، جس کا بادشاہ خود اقرار
کر چکا ہے، اور جس کی اب مالک ہوں مجھے لا کر دیں۔ (خدمتگار ہچکچاتا ہے، اور چلا جاتا ہے۔
سلمیٰ سپاہیوں سے مخاطب ہوتی ہے) اے سپاہیو! جاؤ حوض میں جا کر مجھے اس شخص کا سر
لا کر دو۔ (سپاہی ہچکچاتے ہیں) ہیرودیہ! ہیرودیہ!! اپنے سپاہیوں کو حکم دو کہ وہ مجھے یوقنان کا سر لا کر دیں۔
(ایک ہیبتناک کالا ہاتھ، جلّاد کا ہاتھ، ایک چاندی کے طشت میں یوقنان
کا سر لئے نمودار ہوتا ہے۔ سلمیٰ جھپٹ کر اُسے لے لیتی ہے، ہیرودیہ اپنا مُنہ
لبادے سے چھپا لیتا ہے۔ ہیرودیس مسکراتی ہے اور پنکھا جھلتی ہے، نصرانی
سجدے میں گر جاتے ہیں اور دُعائیں مانگنے لگتے ہیں)

آہ! یوقنان! تو مجھ کو اپنے لب نہیں چومنے دیتا تھا، دیکھ اب میں چوموں گی۔
میں اپنے دانتوں سے تیرا مُنھ اس طرح کاٹوں گی جس طرح کوئی پکّے ہوئے پھل کو کاٹتا
ہے، ہاں، میں تیرا مُنھ ضرور چوموں گی! میں نے پہلے ہی کہدیا تھا، ہاں اب میں
اس کو ضرور چوموں گی ـــــ لیکن یوقنان! تو میری طرف دیکھتا کیوں نہیں،
تیری غضبناک آنکھیں جو حقارت سے لبریز تھیں اب بند ہیں! آخر کیوں بند ہیں؟

نی آنکھیں کھول، اپنی نظر اٹھا یوقنان! آخر میری طرف تو دیکھتا کیوں
ہیں؟ کیا مجھ سے خائف ہے؟ ——— اور تیری زبان جو لال سانپ کی
ح سم پاشی کیا کرتی تھی اب ساکت ہے۔ یوقنان وہ قرمزی افعی جو مجھ پر
ناز ہر اگلا کرتا تھا اب جنبش بھی نہیں کرتا۔ تعجب ہے!! یوقنان تو میری صورت
یکھنے کا بھی روادار نہ تھا، تو نے مجھے ٹھکرا دیا اور مجھے صلواتیں سنائیں اور
بھے ——— سلمیٰ، ہیرودیس کی لڑکی اور یہودیہ کی شاہزادی کو حرامکار اور زانیہ
تصور کیا۔ مگر اب دیکھ، یوقنان! میں ابھی تک زندہ ہوں اور تو ——— اور تو اب
مردہ ہے، اور تیرا سر میرے قبضہ میں ہے، میں اس کے ساتھ جو جی چاہے
کر سکتی ہوں۔ چاہے میں اسے کتوں کو دوں اور چاہے گدھوں کو کھلاؤں۔
جو کچھ کتوں سے بچے گا وہ گدھ چٹ کر جائیں گے ——— آہ! یوقنان! یوقنان!!
صرف تو ہی ایک ایسا شخص تھا جس سے مجھے محبت تھی، تیرے علاوہ سب میری
نگاہ میں حقیر تھے، تیرا جسم اس مرمری مینار کے مانند تھا جو نقرئی بنیاد پر کھڑا ہو
وہ اس شاداب چمن کی طرح تھا جو سوسن اور قمریوں سے لبریز ہو، وہ ایک
نقرئی ستون تھا جس پر ہاتھی دانت کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ دنیا
میں کوئی چیز تیرے نورانی جسم سے زیادہ سفید، تیرے بالوں سے زیادہ سیاہ

اور تیرے لب لعلیں سے زیادہ سُرخ نہیں تھی۔ تیری دلکش آواز اُس مجمر کی مانند تھی جو فضا کو عطر بیز نکہت سے معمور کر دیتی ہے، اور جب کبھی میں تیری طرف دیکھتی تھی تو مجھے کیف افزا نغمہ سُنائی دیتا تھا۔ آہ! یوقنان! تو میری طرف دیکھتا کیوں نہیں تھا۔ تو اپنے چہرہ کو اپنے ہاتھوں اور اپنی لعنتوں کے پردے کے پیچھے چھُپا لیتا تھا، تو اپنی آنکھوں کو اُس شخص کی طرح چھُپا لیتا تھا جو صرف خدا کا دیدار کرتا ہو۔ خیر! یوقنان تو نے اپنے خدا کو دیکھ لیا، مگر مجھ کو نہیں دیکھا، اگر تو مجھ کو دیکھ لیتا تو ضرور مجھ سے محبت کرنے لگتا۔ یوقنان! میں نے ــــ میں نے تجھے دیکھا اور تیرا دم بھرنے لگی، مجھے تجھ سے عشق تھا اور اب بھی ہے۔ مجھے صرف تجھ سے مُحبّت ہے، میں تیرے حُسن کی پرستار ہوں، تیرے جسم کو پوجتی ہوں، اور میرے جذبۂ اُلفت کو نہ شراب مٹا سکتی ہے اور نہ میوے۔ یوقنان! بتا، میں اب کیا کروں؟ میری تشنگی کو نہ بڑے سے بڑا سیلاب بجھا سکتا ہے اور نہ سمندر۔ میں ایک شہزادی تھی اور تو نے میری تذلیل کی، میں ایک دوشیزہ تھی اور تو نے میری دوشیزگی کو پامال کر دیا، میں عصمت شعار تھی اور تو نے میری معصوم نبض میں عشق کی خوفناک چنگاریاں بھر دیں۔ آہ! آہ! یوقنان تو میری طرف کیوں نہیں دیکھتا؟ اگر تو میری طرف دیکھ لیتا تو ضرور میرا شیدا ہو جاتا۔

سلمیٰ

ں مجھے یقین ہے کہ تو ضرور مجھ سے محبت کرنے لگتا۔ محبت کا راز موت کے راز سے
یادہ اہم ہے، انسان کو صرف محبت کا پاس ہونا چاہیئے اور بس۔

ھرودیہ۔ سلمیٰ درندے کی طرح وحشی ہے، تیری لڑکی بالکل وحشی ہے
ج اُس سے بہت بڑا گناہ سرزد ہوا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ گناہ ایسے خدا کی
ینی کے خلاف ہوا ہے جسے ہم نہیں جانتے۔

ھرودیس۔ اُس نے جو کچھ کیا بالکل ٹھیک کیا، اور میں ابھی یہیں ٹھیرونگی

ھرودیہ۔ (اُٹھتے ہوئے) آہ! دیکھو میری بدکار بیوی بول رہی ہے۔ آؤ
ں یہاں نہیں ٹھیرنے کا۔ میں تم سے کہے دیتا ہوں ضرور کوئی قہر نازل ہونے
الا ہے۔ مناسیج اسکار عوذیاس مشعلیں گل کردو، میں کسی چیز کی طرف نہیں
یکھنے کا، نہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں لوگوں کی نظروں کے سامنے رہوں۔
شعلیں گل کردو، چاند کو چھپادو، ستاروں کو چھپاؤ! ہرودیس مجھے ڈر
گ رہا ہے، چلو محل کے اندر چل کر ہم بھی چھپ جائیں۔ (غلام مشعلیں گل
ر دیتے ہیں، ستارے غائب ہوجاتے ہیں، ایک سیاہ بادل منوّر چاند کو
اپنے آغوش حجاب میں لے لیتا ہے۔ منظر بالکل سیاہ ہوجاتا ہے ہرودیہ زینے
پر چڑھتا نظر آتا ہے)

سلمیٰ

سلمیٰ کی آواز۔ آہ! یوقنان میں نے تیرا منہ چوم لیا، تیرے ہونٹوں کا مزہ تلخ تھا، کیا یہ خون کا ذائقہ تھا، نہیں شاید وہ محبت کا مزہ تھا، لوگ کہتے ہیں کہ محبت تلخ ہوتی ہے، لیکن مجھے اس سے کیا غرض، میں تیرا منہ چوم چکی یوقنان!!

(چاند کی ایک کرن سلمیٰ پر پڑتی ہے اور اپنی تمام دلکش صباحتیں اس پر نثار کر دیتی ہے)

(ھیرودیہ۔ مڑ کر سلمیٰ کو دیکھتے ہوئے) اس عورت کو مار ڈالو۔

(سپاہی جھپٹ کر سلمیٰ ہیرودیس کی لڑکی اور یہودیہ کی شہزادی کو اپنی ڈھالوں سے ہلاک کر دیتے ہیں)

پردہ

THE "SAQI" BOOK DEPOT

DELHI.